پوسٹ نمبر 1

مالک اشتر قاتلِ عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

"مالک اشتر پر سلامتی نہ ہو وہ میرا بیٹا نہیں ہے"

واقعہ کچھ یوں ہے مالک اشتر نے ایک اونٹ خریدا اور کسی سے کہا اسے سیدہ عائشہؓ کو دے آؤ اور ساتھ کہنا آپکا بیٹا مالک سلام عرض کر رہا ہے تو سیدہ عائشہؓ نے مالک اشتر کے سلام کا جواب نہیں دیا اور اسے بیٹا کہنے سے بھی انکار کر دیا

الحرکت اونٹ خریدلو پس میں نے ایک سردار سے ایک جوان اونٹ پانچ سو درہم کے عوض خریدا۔ پھر کہنے لگا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا آپ کا بیٹا مالک آپ سے سلام عرض کررہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ اونٹ قبول کرلیجیے اور اس پر سوار ہو کر اپنے اونٹ کی جگہ پہنچ جائیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے اور اونٹ لینے سے انہوں نے انکار کردیا۔ میں واپس اس کے پاس آیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان پہنچادیا۔

کلیب کہتے ہیں کہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا پھر اپنی کلائی سے آستین ہٹائی پھر کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرنے والے کی موت پر مجھے ملامت کررہی ہیں ...

مجھے اور مالک کو قتل کردو پس میں ...

کو قتل کردو اور میں پسند نہیں کرتا ...

دیں عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد ...

آپ کو کیا فائدہ دیا وہ مجھ سے قریب ...

مقام آپ کے بعد ہی ہے کلیب ...

کے والد ماجد کہتے ہیں کہ وہ اپنے ...

اس نے خبر دی کہ امیر المومنین نے ...

جانے والے ہیں۔ پس میرے وال...

بیٹھ جاؤ بے شک یہ جھوٹی خبر ہے ...

بھی یہی سوال کیا کہ کیا تم ...

ایک سمت میں بیٹھا تھا۔ تھوڑ...

فلاں دن وہ شام کی طرف جا...

قسم میں نے خود اپنے ان دو...

مدینہ میں کیوں قتل کیا؟ پھر اپنے ...

علی رضی اللہ عنہ اس کے لشکر سے فکر مند ...

قوم ہے کے خلاف تمہاری مدد کر...

کے لیے نداء لگائی پس اشتر کھڑا ہو...

تھا میرے خیال کے مطابق پس ج...

(۳۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُو...

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

38912

و سندہ حسن

پوسٹ نمبر 2

مالک اشتر قاتلِ عثمانؓ

مالک اشتر کا قتلِ عثمان رضی اللہ عنہ کا اعتراف

پس منظر کچھ یوں ہے کہ مالک اشتر سیدنا عثمانؓ کو شہید کرنے کے بعد سیدنا علیؓ کے گروہ میں شامل ہو گیا تا کہ ایک تو جان بچی رہے دوسرا مجھے اعلی منصب ملے, مگر جب سیدنا علیؓ نے اپنے چاچا کے بیٹے عبداللہ بن عباسؓ کو بصرہ کا حاکم بنا دیا تو جب یہ خبر مالک اشتر تک پہنچی تو اس نے کہا اگر اپنوں کو ہی نوازنا تھا تو ہم نہیں جانتے ہم نے اِس شیخ (سیدنا عثمانؓ) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا



38912

وسندہ حسن

...ان اونٹ پانچ سو درہم کے عوض خریدا۔ پھر کہنے لگا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے ...لام عرض کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ اونٹ قبول کر لیجیے اور اس پر سوار ہو کر ...نے فرمایا اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے اور اونٹ لینے سے ...سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان پہنچا دیا۔

...ی کلائی سے آستین ہٹائی پھر کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرنے والے کی ...میں آیا تھا۔ پھر اچانک ابن عتاب آئے اور مجھ سے مقابلہ کیا اور کہنے لگا تم ...طرح گرا پھر میں ابن زبیر کی طرف لپکا انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے اور مالک ...ے اور اشتر کو قتل کر دو اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ ہماری عورتیں غلاموں کو جنم ...را کیلے میں اس سے ملا اور اس سے کہا کہ آپ کے غلام جننے والے قول نے ...آپ صاحب بصرہ (علی رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مجھ کو وصیت کیجیے کیونکہ میرا ...ب بصرہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کا ضرور اکرام کریں گے۔ عاصم بن کلیب کے والد ماجد کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا۔ پس میرے والد محترم وہاں سے اٹھے اور باہر آ گئے تو میرے والد کو ایک آدمی ملا اس نے خبر دی کہ امیر المومنین نے خطبہ دیا اور عبداللہ ابن عباس کو بصرہ کا عامل مقرر کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں دن شام کی طرف جانے والے ہیں۔ پس میرے والد محترم کو کہا یہ بات تو نے خود سنی ہے تو میرے والد نے کہا نہیں تو اشتر نے میرے والد کو ڈانٹا اور کہا بیٹھ جاؤ بے شک یہ جھوٹی خبر ہے میرے والد کہتے ہیں کہ میں اسی جگہ بیٹھا تھا کہ ایک اور شخص نے ایسی ہی خبر دی۔ اشتر نے اس سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا تم نے خود دیکھا ہے اس نے کہا نہیں پھر اسے بھی کچھ کہا یہ بھی تمہارے جیسی خبر لے کر آیا ہے جبکہ میں لوگوں کی ایک سمت میں بیٹھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عتاب تغلبی آیا اس کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ یہ تمہارے مومنین کا امیر ہے؟ فلاں فلاں دن وہ شام کی طرف جانے والا ہے۔ اشتر نے اس سے کہا اے کانے! تو نے یہ بات خود سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں اشتر! اللہ کی قسم میں نے خود اپنے ان دو کانوں سے سنی ہے۔ اشتر مسکرایا پھر کہنے لگا اگر ایسا ہوا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم نے شیخ (امیر المومنین) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا؟ پھر اپنے لشکریوں کو سوار ہونے کا حکم دیا اور خود سوار ہوا کہنے لگا کہ ان کا معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کی طرف ارادہ ہے۔

علی رضی اللہ عنہ اس کے لشکر سے فکر مند ہوئے پھر اس کی طرف خط لکھا کہ میں نے تم کو امیر اس لیے نہیں بنایا کہ مجھے اہل شام جو تمہاری ہی قوم ہے کے خلاف تمہاری مدد درکار ہے ورنہ امیر نہ بنانے کی یہ وجہ نہ تھی کہ تم اس کے لیے اہل نہ تھے پس پھر لوگوں میں کوچ کرنے کے لیے نداء لگائی پس اشتر کھڑا ہوا یہاں تک کہ سب سے آگے والے لوگوں کے ساتھ مل گیا۔ اس نے ان کے لیے پیر کا دن مقرر کیا تھا میرے خیال کے مطابق پس جب اشتر نے وہ کر لیا جو کرنا تھا تو اس نے لوگوں میں اس سے پہلے کوچ کرنے کے لیے آواز لگوائی۔

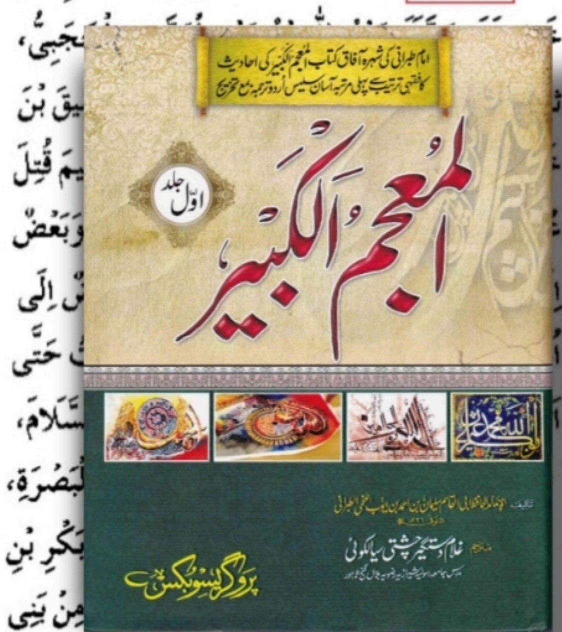
(۳۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : شَهِدْتُ يَوْمَ الْجَمَلِ فَمَا دَخَلْتُ

پوسٹ نمبر 3

مالک اشتر قاتلِ عثمانؓ

حضرت عائشہؓ نے قاتلین عثمانؓ پر لعنت کی اور مالک اشتر کا نام لے کر بددعا دی کہ اللہ اشتر کی طرف اپنے تیروں میں سے ایک تیر بھیجے

131 - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ اَبُو
...جِبِی،
...يقَ بْنَ
...يمَ قُتِلَ
...وَبَعْضٌ
...ضِ اِلَى
...حَتَّى
...سَّلَامَ،
...بَصْرَةِ،
...بَكْرِ بْنِ
...مِنْ بَنِي
قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ: اَمِنْ اَهْلِ فُلَانٍ؟ فَقُلْتُ لَهَا: يَا
اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فِيمَ قُتِلَ عُثْمَانُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَتْ: قُتِلَ وَاللّٰهِ مَظْلُومًا، لَعَنَ اللّٰهُ قَتَلَتَهُ،
اَقَادَ اللّٰهُ ابْنَ اَبِي بَكْرٍ بِهِ، وَسَاقَ اللّٰهُ اِلَى اَعْيُنِ بَنِي
تَمِيمٍ هَوَانًا فِي بَيْتِهِ، وَاَهْرَاقَ اللّٰهُ دِمَاءَ بَنِي بُدَيْلٍ
عَلَى ضَلَالَةٍ، وَسَاقَ اللّٰهُ اِلَى الْاَشْتَرِ سَهْمًا مِنْ
سِهَامِهِ، فَوَاللّٰهِ مَا مِنَ الْقَوْمِ رَجُلٌ اِلَّا اَصَابَتْهُ دَعْوَتُهَا



حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں: میں نے طلیق بن خشاف کو کہتے ہوئے سنا: ہم بصورتِ وفد مدینے آئے یہ دیکھنے کے لیے کہ کس چیز کی پاداش میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' پس جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم میں سے کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے' کچھ امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے اور کچھ اُمہات المؤمنین کی طرف سے ہو کر گزرے' میں چلتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا' میں نے ان کی خدمت میں سلام پیش کیا' اُنہوں نے جواب لوٹایا اور فرمایا: کون آدمی ہے؟ میں نے عرض کی: ایک بصری ہوں' فرمایا: بصرہ کے کس قبیلے سے؟ عرض کی: بکر بن وائل' فرمایا: بنی بکر کی کس شاخ سے؟ عرض کی: قیس بن ثعلبہ' فرمایا: کیا تُو فلاں لوگوں سے ہے؟ میں نے ان سے عرض کی: اے مؤمنوں کی ماں! کس بات میں امیرالمؤمنین حضرت عثمان کی شہادت ہوئی؟ فرمایا: قسم ہے اللہ کی! انتہائی مظلومیت کی حالت میں انہیں شہید کیا گیا' آپ رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر اللہ لعنت کرے! ابن ابوبکر سے اللہ اس کا قصاص لے' اللہ بنی تمیم کی آنکھوں کی طرف اپنے گھر میں ذلت کی چکی چلائے' اللہ بنی بدیل کا خون گمراہی پر بہا دے اور اشتر کی طرف اپنے تیروں میں سے ایک تیر بھیجے۔ قسم بخدا! اس گروہ میں سے ایک بھی ایسا آدمی نہ تھا جس کو آپ رضی اللہ عنہا کی بددعا نہ لگی ہو۔

وسنده صحيح

131- أخرج نحوه البخاری فی التاريخ الصغير جلد1 صفحه95 رقم الحديث: 384.

مالک اشتر قاتلِ عثمانؓ - پوسٹ نمبر 4

سیدنا عثمانؓ کا کھانا پانی بند تھا۔ ام المومنین سیدہ صفیہؓ سیدنا عثمانؓ کے دفاع کے لیے آئیں تو مالک اشتر نے ان کی سواری کے منہ پر مارا یہاں تک کہ سیدہ صفیہؓ گرنے لگیں تو انہوں نے فرمایا: مجھے واپس لے چلو کہیں یہ کتا مجھے رسوانہ کر دے۔

مالک اشتر: یہ کتا کہیں مجھے کاٹ نہ لے!

مسند ابن الجعد

لمسند بغداد
الحافظ الثبت أبي الحسن علي بن الجعد بن عبيد الجوهري
المولود ١٣٤هـ - المتوفى ٢٣٠هـ

رواية وجمع
الحافظ الثقة الكبير أبي القاسم عبد الله بن محمد البغوي
المولود ٢١٤هـ - المتوفى ٣١٧هـ

وسنده صحيح

٢٦٦٠ - حدثنا علي أنا زهير
عبد الرحمن كلهم عن جابر بن سمر
أميراً ، غير أن حصيناً قال في حد
فسألت أبي ، وقال بعضهم : فسألت ال

٢٦٦١ - حدثنا علي أنا زهير
يتحدثون ويأخذون في أمر الجاه
رسول الله ﷺ (١) .

٢٦٦٢ - حدثنا علي أنا زهير
قال سمعت جابر بن سمرة يقول : س
خليفة كلهم من قريش ». قال ثم رج
« ثم يكون الهرج » .

زهير عن كنانة :

٢٦٦٣ - حدثنا علي أنا زه
أبخل الناس من بخل بالسلام والم
شجرة فاستطعت أن تبدأه بالسلام فافعل .

٢٦٦٤ - وبإسناده عن كنانة مولى صفية قال : رأيت قاتل عثمان رجلاً أسود من أهل مصر ، وهو في الدار رافعاً يديه أو باسطاً يديه يقول : أنا قاتل نعثل .

٢٦٦٥ - وبه عن كنانة قال : كنت فيمن حمل الحسن بن علي جريحاً من دار عثمان .

٢٦٦٦ - حدثنا علي أنا زهير نا كنانة قال : كنت أقود بصفية بنت حُيي لتردَّ عن عثمان فلقيها الأشتر فضرب وجه بغلتها حتى مالت ، فقالت : ردوني لا يفضحني هذا الكلب ، قال : فوضعت خشباً بين منزلها وبين منزل عثمان ، ينقل عليه الطعام والشراب .

(١) انظر رقم [٢٠٦٨].

(٢) في الأصل : قال ، والتصويب من شرح السنة للبغوي (١٥ / ٣٠) فإنه أورده من طريق البغوي عن ابن الجعد .

پوسٹ نمبر 5

مالک اشتر قاتلِ عثمانؓ

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مالک اشتر نے بہتان لگا کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا تھا، اور فصیح اور بلیغ تھا اور صفین میں علی کا ساتھی تھا۔

[سیر أعلام النبلاء - ط الرسالة، ج:۴، ص:۳۴]

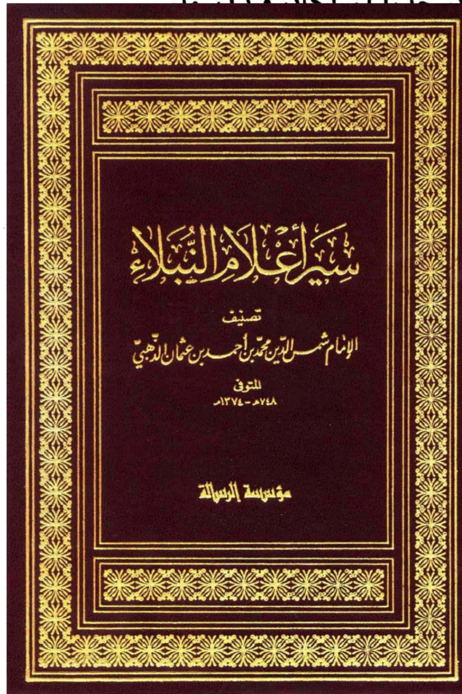
٦- الأشتر*

ملكُ العرب، مالك بن الحارث النَّخعيّ، أحَدُ الأشراف والأبطال المذكورين.

حَدَّثَ عن عُمَر، وخالد بن الوليد، وفُقِئَتْ عَيْنُه يومَ اليَرْمُوك. وكان شَهْماً مُطاعاً زَعِراً[(١)]، ألَّبَ على عثمان وقاتله، وكان ذا فصاحة وبلاغة. شهد صِفِّين[(٢)] مع عليّ، وتميَّز يومئذ، وكاد أن يَهْزِمَ معاوية، فحملَ عليه أصحابُ عَلِيٍّ لمَّا رأوا مصاحف جند الشَّام على الأسِنَّة يدعون إلى كتاب الله. وما أمكنه مخالفة عليٍّ، فَكَفَّ[(٣)].

قال عبد الله بن سلمة المُرَادِيّ: نظر عُمَر إلى الأشتر، فصعَّد فيه النظر وصوَّبه ثم قال: إنَّ للمسلمين مِنْ هذا يوماً عصيباً.

ولمّا رجع عليٌّ من موقعة صِفِّين، جهَّزَ الأشْتَرَ والياً على ديار مصر، فمات في الطريقِ مسموماً، فقيل: إنَّ عبداً لعثمان عارضَه، فسمَّ له عَسَلاً. وقد كان عليٌّ يتبرمُ به، لأنه كان صَعْبَ المِراس، فلما بَلَغَهُ نَعْيُهُ قال: إنَّا لله، مالِكٌ، ومَا مَالِكٌ!. وهَلْ موجودٌ مثلُ ذلك؟! لو كان ... كان حَجَراً، لكان صَلْداً، على مِثْلِهِ فَلْتَبْكِ البو...



* طبقات ابن سعد ٦/٢١٣، طبقات خليفة ت ١٠٥٧ ... ٧/٣١١، الجرح والتعديل القسم الأول من المجلد الرابع ٢٠٧ ... والمختلف ٢٨، معجم الشعراء للمرزباني ٢٦٢، سمط اللآلي ... ١/٧٥، تاريخ ابن عساكر ١٦/١٨٧ آ، تهذيب الكمال ص ١٢٩٩، ... تهذيب التهذيب ١٠/١١، النجوم الزاهرة ١/١٠٢، وما بعدها، ... المعارف الاسلامية ٢/٢١٠.

(١) زعِر فلان: ساء خلقه فهو زعِر. والزعارة: الشرا...

(٢) انظر ص ١٢ تعليق ٥

(٣) انظر تاريخ الطبري ٥/٤٨ وما بعدها.

(٤) ولاة مصر وقضاتها ٢٤ وابن عساكر ١٦/١٩١ آ.

مالک اشتر قاتلِ عثمان - پوسٹ نمبر 6

مولانا مودودی نے بھی مالک اشتر کو سیدنا عثمانؓ کا قاتل تسلیم کیا ہے

مالک اشتر نے خود بھی قتلِ عثمانؓ کا اعتراف کیا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ 38912 سندہ حسن)

حضرت علیؓ … ے فتنے کے زمانے میں جس طرح کام کیا، وہ ٹھیک … شان تھا۔ البتہ صرف ایک چیز ایسی ہے جس کی … کہی جاسکتی ہے۔ وہ یہ کہ جنگِ جمل کے بعد انھوں … اپنا رویہ بدل دیا۔ جنگِ جمل تک وہ ان لوگوں سے … واشت کر رہے تھے، اور ان پر گرفت کرنے کے لیے … اور حضرت طلحہؓ و زبیرؓ سے گفتگو کرنے کے لیے جب … و کو بھیجا تھا تو ان کی نمایندگی کرتے ہوئے حضرت … نے قاتلینِ عثمانؓ پر ہاتھ ڈالنے کو اس وقت تک مؤخر … نے پر قادر نہ ہو جائیں، آپ لوگ بیعت کر لیں تو پھر خونِ عثمانؓ کا بدلہ لینا آسان ہو جائے گا۔"[1] پھر جنگ سے عین پہلے جو گفتگو اُن کے اور حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کے درمیان ہوئی اس میں حضرت طلحہؓ نے اُن پر الزام لگایا کہ آپ خونِ عثمانؓ کے ذمہ دار ہیں، اور انھوں نے جواب میں فرمایا: لعن اللّٰہ قتلة عثمان (عثمانؓ کے قاتلوں پر خدا کی لعنت)۔[2] لیکن اس کے بعد بتدریج وہ لوگ ان کے ہاں تقرب حاصل کرتے چلے گئے جو حضرت عثمانؓ کے خلاف شورش برپا کرنے اور بالآخر انھیں شہید کرنے کے ذمہ دار تھے، حتیٰ کہ انھوں نے مالک بن حارث الاشتر اور محمد بن ابی بکر کو گورنری کے عہدے تک دے دیے، درآں حالیکہ قتلِ عثمانؓ میں ان دونوں صاحبوں کا جو حصہ تھا وہ سب کو معلوم ہے۔ حضرت علیؓ کے پورے زمانۂ خلافت میں ہم کو صرف یہی ایک کام ایسا نظر آتا ہے جس کو غلط کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی طرح حضرت علیؓ نے بھی تو اپنے متعدد رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز کیا، مثلاً حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبیداللہ بن عباسؓ، حضرت قثم بن عباسؓ وغیرہم۔ لیکن یہ حجت پیش کرتے وقت وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یہ کام ایسے حالات میں کیا تھا جبکہ اعلیٰ درجے کی صلاحیتیں رکھنے والے اصحاب میں سے ایک گروہ ان کے ساتھ تعاون

(1) البدایہ، ج ۷، ص ۲۳۷۔ (2) ایضاً، ج ۷، ص ۲۴۰۔

مالک اشتر قاتلِ عثمانؓ- پوسٹ نمبر 7

سیدنا علیؓ کا اشتر کو اڑانے کا منصوبہ

سیدنا علیؓ نے جب اپنے چاچا کے بیٹے عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا حاکم بنایا تو مالک اشتر غصہ میں آگیا اور اس نے سیدنا علیؓ کو چھوڑنے کا ارادہ بنا لیا یہ خبر سیدنا علیؓ کو پہنچی تو آپ نے ارادہ بنایا کہ ایک لشکر بھیج کر اسے مار دیا جائے مگر پھر مصلحت کی خاطر ارادہ تبدیل کیا اور خط لکھ کر اشتر کو راضی کیا (مصنف ابی ابی شیبہ 38912 و سندہ حسن)

...ت غلاماً ـ فقال أبي: إني اغتمزتها في غفلة ـ
...لتَ: أن تلد كل مذحجية غلاماً!.

...ه أبي فقال: أوصِ بي صاحب البصرة، فإن لي
...: لو قد رآك صاحب البصرة لقد أكرمك، قال:
... فخرج أبي من عنده فلقيه رجل، قال: فقال: قد
...طيباً، فاستعمل ابنَ عباس على أهل البصرة،
٢٥٥ : ١٥ ... الشام يوم كذا وكذا، قال: فرجع أبي فأخبر
الأشتر، قال: فقال لأبي: أنت سمعتَه؟ قال: فقال أبي: لا، قال: فنهره
وقال: اجلس، إن هذا هو الباطل، قال: فلم أبرحْ أنْ جاء رجل فأخبره
مثل خبري، قال: فقال: أنت سمعت ذاك؟ قال: فقال: لا، فنهره نَهْرة
دون التي نهرني ... ـا قد
جاء بمثل خبر...

١٤ ـ قا...
يضطرب ـ في...
البصرة، وزع...
سمعته يا أعو...
فتبسم تبسماً...
بالمدينة؟!.

١٥ ـ قال: ثم قال لِـ...ـحِجيَّته: قوموا فاركبوا، فركب، قال: وما أراه
يريد يومئذ إلا معاوية، قال: فهمّ عليٌّ أن يبعث خيلاً تقاتله، قال: ثم كتب
إليه: إنه لم يمنعني من تأميرك أن لا تكون لذلك أهلاً، ولكني أردت لقاء

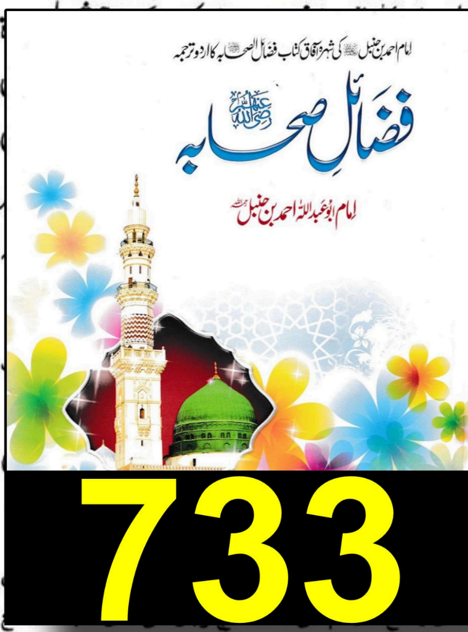


علیؓ نے ارادہ کیا کہ گھڑ سواروں کا ایک دستہ بھیجیں جو اس (اشتر) سے جنگ کرے

مالک اشتر قاتلِ عثمانؓ - پوسٹ نمبر 8

سیدہ عائشہؓ نے قاتلین عثمانؓ پر لعنت کی اور اشتر کا نام لے لے کر بددعا کی کہ اے اللہ! اسکی طرف تیر بھیج جو اسے ہلاک کر دے (المعجم الکبیر طبرانی:131 و سندہ صحیح)
جب سیدنا علیؓ کو پتہ چلا کہ سیدہ عائشہؓ نے قاتلین عثمانؓ پر لعنت کی ہے تو سیدنا علیؓ نے بھی ہاتھ اٹھا اٹھا کہ قاتلین عثمانؓ پر لعنت کی (فضائل صحابہ:733 و سندہ صحیح)

نوٹ: مالک اشتر سیدنا عثمانؓ کا قاتل ہے اس نے خود قتل کا اعتراف کیا [مصنف ابن ابی شیبہ:38912)



۷۳۰۔ ام عمر بنت حسان اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ ر...
کے لیے انتظام کرے گا اُسے جنت ملے گی۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ ...
اللہ ﷺ! مجھ پر مزید بوجھ ڈالیے؟ آپ ﷺ نے مزید بوجھ ڈ...
گا، یہ سن کر آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ح...
کے باپ کو یاد تھی مگر ام عمر بھول گئی، وہ کہتی ہیں: میں نے اپنے با...
جیش العسرۃ کے لیے سامان مہیا کیا تھا۔ ❶

[731] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو معاوية قال حدثني الأع...
عثمان ما ألونا عن اعلاها ذي فوق

۷۳۱۔ عبداللہ بن سنان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا ع...
مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے صاحب فضیلت کے انتخاب میں کوئی ک...

[732] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن حميد وهو الرازي قال نا ج...
عن سعيد بن جبير عن بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ...
عثمان بن عفان .

۷۳۲۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب تم پر اس راستے سے ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ وہاں سے نمودار ہوئے۔ ❸

[733] حدثنا عبد الله نا أبي قال حدثنا أبو معاوية قال حدثنا أبو مالك الأشجعي عن سالم بن أبي الجعد عن محمد بن الحنفية قال بلغ عليا ان عائشة تلعن قتلة عثمان في المربد قال فرفع يديه حتى بلغ بهما وجهه فقال وانا ألعن قتلة عثمان لعنهم الله في السهل والجبل قال مرتين أو ثلاثا .

۷۳۳۔ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے "مربد" میں قاتلینِ عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت بھیجی ہے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ انہیں اپنے چہرے کے برابر لے آئے اور کہا: میں بھی قاتلینِ عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت بھیجتا ہوں، اللہ تعالیٰ بھی قاتلین عثمان پر میدان اور پہاڑ میں (جہاں کہیں بھی ہیں) لعنت بھیجے۔ دو یا تین مرتبہ انہوں نے یہ بات کہی۔ ❹

[734] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم عن عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة قال قالوا يا أم المؤمنين أخبرينا عن عثمان قال فاستجلست الناس فحمدت الله واثنت عليه فقالت يا أيها الناس انا نقمنا على عثمان ثلاثا إمرة الفتى والحمى وضربه السوط ثم تركتموه حتى إذا مصتموه موص الثوب عدوتم عليه الفقر الثلاث حرمة دمه الحرام وحرمة البلد الحرام لعثمان كان اتقاهم للرب واحصنهم للفرج واوصلهم للرحم .

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ والحدیث صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/70؛ سنن النسائی:6/46
❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسائل احمد لابن ہانی:2/170؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی:2/86
❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل محمد بن حمید الرازی؛ تخریج: لم اقف علیہ
❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تاریخ المدینہ لابن شبۃ:2/382



الحرکت اونٹ خرید لو پس میں نے ایک سردار سے ایک جوان اونٹ پانچ سو درہم کے عوض خریدا۔ پھر کہنے لگا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا آپ کا بیٹا مالک آپ سے سلام عرض کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ اونٹ قبول کر لیجیے اور اس پر سوار ہو کر اپنے اونٹ کی جگہ پہنچ جائیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے اور اونٹ لینے سے انہوں نے انکار کر دیا۔ میں واپس اس کے پاس آیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان پہنچا دیا۔

کلیب کہتے ہیں کہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا پھر اپنی کلائی سے آستین ہٹائی پھر کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرنے والے کی موت پر مجھے ملامت کر رہی ہیں میں تو قلیل سی جماعت میں آیا تھا۔ پھر اچانک ابن عتاب آئے اور مجھ سے مقابلہ کیا اور کہنے لگا تم مجھے اور مالک کو قتل کر دو پس میں نے مارا اور وہ بہت بری طرح گرا پھر میں ابن زبیر کی طرف لپکا انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے اور مالک کو قتل کر دو اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ یہ کہہ دے کہ مجھے اور اشتر کو قتل کر دو اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ ہماری عورتیں غلاموں کو جنم دیں عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ پھر اکیلے میں اس سے ملا اور اس سے کہا کہ آپ کے غلام جننے والے قول نے آپ کو کیا فائدہ دیا وہ مجھ سے قریب ہو گیا اور کہنے لگا کہ آپ صاحب بصرہ (علی رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مجھ کو وصیت کیجیے کیونکہ میرا مقام آپ کے بعد ہی ہے کلیب نے اسے کہا کہ اگر صاحب بصرہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کا ضرور اکرام کریں گے۔ عاصم بن کلیب کے والد ماجد کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا۔ پس میرے والد محترم وہاں سے اٹھے اور باہر آ گئے تو میرے والد کو ایک آدمی ملا اس نے خبر دی کہ امیر المومنین نے خطبہ دیا اور عبداللہ ابن عباس کو بصرہ کا عامل مقرر کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں دن شام کی طرف جانے والے ہیں۔ پس میرے والد محترم کو کہا یہ بات تو نے خود سنی ہے تو میرے والد نے کہا نہیں تو اشتر نے میرے والد کو ڈانٹا اور کہا بیٹھ جاؤ بے شک یہ جھوٹی خبر ہے میرے والد کہتے ہیں کہ میں اسی جگہ بیٹھا تھا کہ ایک اور شخص نے ایسی ہی خبر دی۔ اشتر نے اس سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا تم نے خود دیکھا ہے اس نے کہا نہیں پھر اسے بھی کچھ کہا یہ بھی تمہارے جیسی خبر لے کر آیا ہے جبکہ میں لوگوں کی ایک سمت میں بیٹھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عتاب تغلبی آیا اس کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ یہ تمہارے مومنین کا امیر ہے؟ فلاں فلاں دن وہ شام کی طرف جانے والا ہے۔ اشتر نے اس سے کہا اے کانے! تو نے یہ بات خود سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں اشتر! اللہ کی قسم میں نے خود اپنے ان دو کانوں سے سنی ہے۔ اشتر مسکرایا پھر کہنے لگا اگر ایسا ہوا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم نے شیخ (امیر المومنین) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا؟ پھر اپنے لشکریوں کو سوار ہونے کا حکم دیا اور خود سوار ہوا کہنے لگا کہ ان کا معاو[یہ] رضی اللہ عنہ کی طرف ارادہ ہے علی رضی اللہ عنہ اس کے لشکر سے فکر مند ہوئے پھر اس کی طرف خط لکھا کہ میں نے تم کو امیر اس لیے نہیں ... قوم ہے کے خلاف تمہاری مدد درکار ہے ورنہ امیر نہ بنانے کی یہ وجہ نہ تھی کہ تم اس کے لیے اہل نہ ... کے لیے نداء لگائی پس اشتر کھڑا ہوا یہاں تک کہ سب سے آگے والے لوگوں کے ساتھ مل گیا۔ اس ... تھا میرے خیال کے مطابق پس جب اشتر نے وہ کر لیا جو کرنا تھا تو اس نے لوگوں میں اس سے پہلے ...

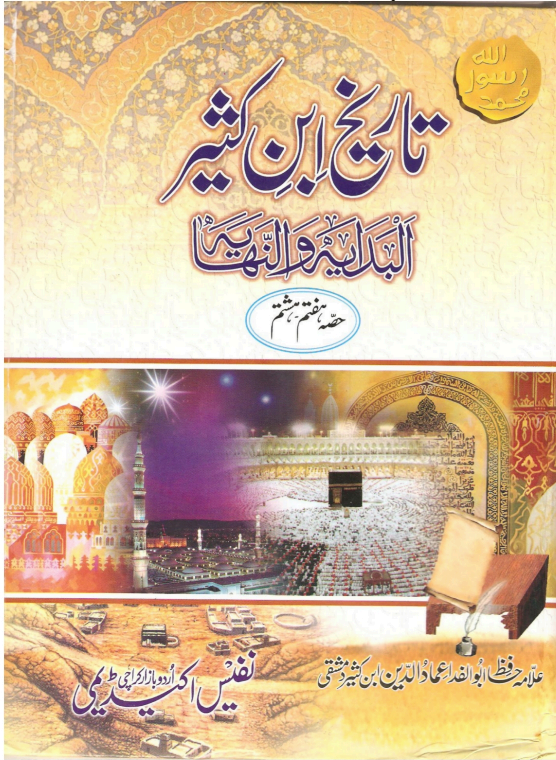
(۳۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : شَهِ...

وَسندہٗ حسن

38912

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

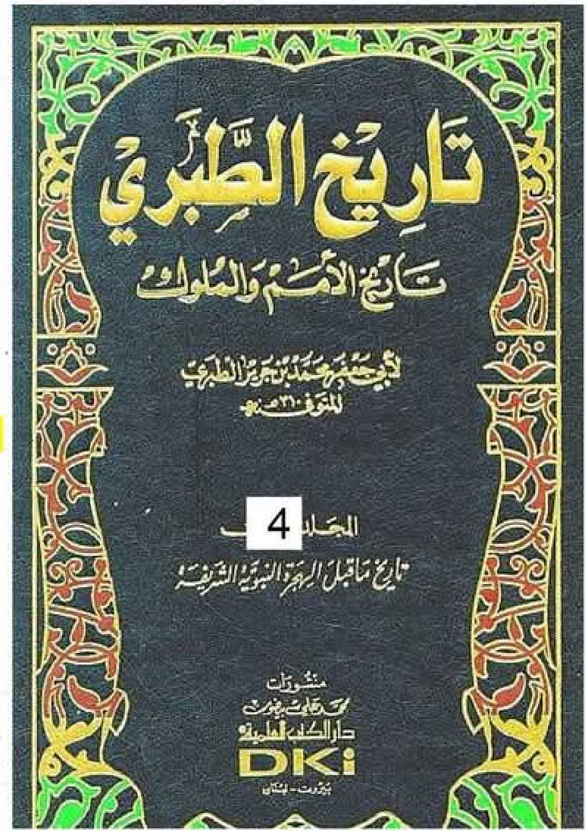
سیدنا علیؓ نے ایک جگہ ارادہ کیا کوچ کرنے کا اور اعلان کیا ایک بھی بندہ میرے ساتھ ایسا نہ ہو جس نے قتلِ عثمانؓ میں شرکت کی ہو, تو اڑھائی ہزار لوگ الگ ہو گئے جس میں مالک اشتر بھی تھا مگر کوئی ایک بھی صحابی شامل نہیں تھا، مالک اشتر نے کہا طلحہؓ و زبیرؓ میرے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے اگر سیدنا علیؓ نے ان سے صلح کی ہے تو ہمارے خون پہ کی ہے اگر ایسا ہے تو ہم علیؓ کو بھی عثمانؓ کے پاس پہنچا دیں گے



میری رائے یہ ہے کہ یہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کا علاج سکون دنیا ہے او
اگر تم لوگ ہماری بیعت کرو تو یہ بھلائی اور رحمت کی خوشخبری اور بدلہ
کوئی بات نہ مانو تو یہ شر اور اس حکومت کے تباہ ہونے کی علامت ہوگی
بھلائی کی چابیاں بن جاؤ اور ہمیں مصیبت کا نشانہ نہ بناؤ کہ تم خود بھی
قسم بخدا میری یہی رائے ہے اور میں آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہ
امت سے جس کا متاع قلیل ہے اپنی حاجت پوری کرے گا اور جو مص
چکی ہے وہ ایک عظیم بات ہے اور یہ ایک شخص کے دوسرے شخص کو قتل
کے دوسرے قبیلے کو قتل کرنے کی طرح نہیں ہے' انہوں نے جواب
جائیں اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئیں اور ان کی رائے بھی آپ جیس
قعقاع رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا تو آپ اس با
ناپسند کرنا تھا اس نے اسے ناپسند کیا اور جس نے اسے پسند کرنا تھا ا
پیغام بھیجا جس میں آپ کو بتایا کہ وہ صلح کے لیے آئی ہیں' پس دونوں
دیا اور جاہلیت اور اس کی بدبختی اور اس کے اعمال کا ذکر کیا اور پھر اس

تعالیٰ نے ان کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر یہ واقعہ ہوا جس نے امت پر زیادتی کی' کچھ لوگوں نے دنیا طلب کی اور اللہ نے اس پر جو انعامات کیے اور جن فضیلتوں سے اسے سرفراز فرمایا' ان پر حسد کیا اور اسلام اور اس کی باتوں کو پشت کے بل واپس کرنا چاہا اور اللہ اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے پھر فرمایا آگاہ رہو' میں کل کوچ کرنے والا ہوں پس تم بھی کوچ کرو' اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص کوچ نہ کرے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں لوگوں کی کچھ بھی مدد کی ہو اور جب آپ نے یہ بات کہی تو ان کے رؤساء کی ایک جماعت جیسے اشتر نخعی' شریح بن اوفی' عبداللہ بن سبا المعروف بابن السوداء' سالم بن ثعلبہ' غلاب بن الہیثم اور ان کے علاوہ اڑھائی ہزار آدمی اکٹھے ہو گئے اور ان میں کوئی صحابی شامل نہ تھا واللہ الحمد' اور کہنے لگے' یہ کیا رائے ہے اور قسم بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں جو حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو تلاش کرتے ہیں اور اس کے زیادہ عامل بھی ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے وہ تم سن چکے ہو' کل وہ لوگوں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی مراد تمہاری ساری قوم سے ہے اور تم سے یہ کیسے ہوگا حالانکہ ان کی کثرت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد قلیل ہے؟ اشتر نے کہا' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما ہمارے بارے میں جو رائے رکھتے ہیں وہ ہمیں معلوم ہے' مگر آج تک ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کا پتہ نہیں چلا' اور اگر انہوں نے ان کے ساتھ صلح کی ہے تو انہوں نے ہمارے خون پر صلح کی ہے اور اگر یہ بات ایسے ہی ہے تو ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دیں گے اور لوگ ہمارے ساتھ خاموشی اختیار کر کے راضی ہو جائیں گے' ابن السوداء نے کہا تمہاری رائے بہت بری ہے' اگر ہم نے انہیں

مالک الاشتر نے عثمان کے قتل کا اعتراف کیا: محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے اپنے شیخ **زیاد بن اَیوب الطّوسی**، ثقہ حافظ سے انہوں نے اپنے شیخ **مصعب بن سلام التمیمی**، الکوفی (صدوق حسن الحدیث) سے انہوں نے اپنے شیخ **محمد بن سوقۃ الغنوی**، الکوفی (ثقہ فاضل) سے انہوں نے اپنے شیخ **عاصم بن کلیب الجرمی** سے انہوں نے اپنے والد **کلیب بن شهاب الجرمی** ثقہ سے انہوں نے فرمایا: (وأتاه الخبر باستعمال على ابن عباس، فغضب وقال: علام قتلنا الشيخ! إذ اليمَنُ للعبيد الله، و الحجاز لقُثَم، و البصرة لعبد الله، والكوفة لعلي") الاشتر کو جب معلوم ہوا کہ علیؓ نے عبداللہ ابن عباس کو بصرہ کا عامل بنا دیا تو غصہ میں بولا کیا اسی لئے ہم نے اس بوڑھے (عثمانؓ) کو قتل کیا تھا کہ یمن عبید اللہ بن عباسؓ کو دے دیا جائے، حجاز قثم بن عباسؓ کو، بصرہ عبداللہ بن عباسؓ کو اور کوفہ خود علیؓ لے لیں۔



دقيق أمرها وجليله حتى تمثّل له :

ألا أبلغ بنى بكرٍ رسولا ... فليس إلى بنى كعبٍ سبيلُ
سيَرجِعُ ظُلمُكُمْ منكُمْ عليكم ... طويلُ الساعِدَينِ له فُضولُ

وتمثّل عليٌّ عندها :

ألمْ تعلمْ أبا سِمعانَ أنّا ... نَرُدُّ الشّيخَ مِثلَكَ ذا الصُّداعِ !
ويَذهَلُ عقلُه بالحربِ حتّى ... يقومَ فيستجيبَ لغيرِ داعِ
فدافَعَ عن خُزاعةَ جَمعُ بكرٍ ... وما بكَ يا سُراقةُ مِنْ دِفاعِ

• • •

قال أبو جعفر : أخرج إلىّ زيادُ بن أيوب كتاباً فيه أحاديث عن شيوخ ذكر أنه سمعها منهم ، قرأ علىّ بعضها ولم يقرأ علىّ بعضها، فمما لم يقرأ علَيّ من ذلك فكتبتُه منه ؛ قال : حدّثنا مُصعب بن سلام التميمىّ ، قال : حدّثنا محمد بن سُوقة ، عن عاصم بن كُليب الجرمىّ ، عن أبيه ، قال : رأيتُ فيما يرى النائم فى زمان عثمان بن عفان أنّ رجلا يلى أمورَ الناس مريضاً على فراشه وعند رأسه امرأةٌ ، والناس يريدونه ويَبْتَهِشُونَ(١) إليه ، فلو نهتهم المرأة لانتهوا ، ولكنها لم تفعل ، فأخذوه فقتلوه. فكنتُ أقصّ رؤيايَ على الناس فى الحضَر والسفر ، فيعجبون ولا يدرون ما تأويلها ! فلما قتل عثمان رضى الله عنه أتانا الخبرُ ونحن راجعون من غزاتنا ؛ فقال أصحابنا : رؤياكَ يا كُليب . فانتهينا إلى البصرة فلم نلبث إلاّ قليلاً حتى قيل : هذا طلحة والزّبير معهما أمّ المؤمنين ؛ فراعَ ذلك الناسَ وتعجّبوا ، فإذا هم يزعمون للناس أنهم إنما خرجوا غضَباً لعثمان وتوبةً مما صنعوا من خذلانه ، وإنّ أمّ المؤمنين تقول : غضبنا لكم على عثمان فى ثلاث : إمارة الفتَى ، وموقع الغمامة ، وضربة السوط والعصا ، فما أنصفنا إن لم نغضب له عليكم فى ثلاث جررتموها إليه : حرمة الشهر ، والبلد ، والدم . فقال الناس : أفلم تُبايعوا علياً وتدخلوا فى أمره ! فقالوا : دخلنا

(١) يبهشون إليه : يخفون .

فقال : ليس كذلك ، ولكن :

ألمْ تعلَمْ أبا سِمعانَ أنّا ... نُعيمُ الشّيخَ مثلكَ ذَا الصُّداعِ
ويذهَلُ عقلُه بالحربِ حتّى ... يقومَ فيستجيبَ لغيرِ داعِ

ثم سار حتى نزل إلى جانب البصرة ، وقد خنْدق طلحة والزّبير ، فقال لنا أصحابنا من أهل البصرة : ما سمعتم إخواننا من أهل الكوفة يريدون ويقولون ؟ فقلنا : يقولون خرجنا للصّلح وما نريد قتالاً ؛ فبينا هم على ذلك لا يحدّثون أنفسهم بغيره ، إذْ خرج صبيان العسكرين فتسابّوا ثم تراموْا ، ثم تتابع عبيدُ العسكرين ، ثم ثلّث السفهاء ، ونشبت الحرب ، وألجأتهم إلى الخندق ، فاقتتلوا عليه حتى أجلَوْا إلى موضع القتال ؛ فدخل منه أصحاب علىّ وخرج الآخرون.

ونادى علىّ : ألا لا تتّبعوا مُدبِرا ، ولا تُجهِزوا على جريح ، ولا تدخلوا الدّور ، ونَهَى الناسَ ، ثم بعث إليهم أن اخرجوا للبيعة ، فبايعهم على الرّايات وقال : من عرف شيئاً فليأخذه ، حتى ما بقى فى العسكرين شىء إلاّ قبض ، فانتهى إليه قوم من قيس شباب ، فخطب خطيبُهم ، فقال : أين أمراؤكم ؟ فقال الخطيب : أصيبوا تحت نُظّار الجمل ؛ ثمّ أخذ فى خطبته ، فقال علىّ : أما إنّ هذا لهو الخطيب السحْسَح . وفرغ من البيعة ، واستعمل عبد الله ابن عباس وهو يُريد أن يقيم حتى يحكم أمرها ، فأمرنى الأشتر أن أشترىَ له أثمنَ بعير بالبصرة ففعلتُ ، فقال : ائت به عائشة ، وأقرئها منى السلام ، ففعلتُ ، فدعتْ عليه وقالت : ارْدُدْه عليه ؛ فأبلغته ، فقال : تلومُنى عائشة أن أفلتُّ ابنَ أختها !

وأتاه الخبر باستعمال علىّ ابنَ عباس فغضب وقال : علامَ قتلنا الشيخ ! إذ اليمَنُ لعبيد الله ، والحجاز لقُثَم ، والبصرة لعبد الله ، والكوفة لعلىّ . ثم دعا بدابّته فركب راجعاً . وبلغ ذلك علياً فنادى : الرّحيل ، ثمّ أجدّ السّير فلحق به فلم يُره أنه قد بلغه عنه وقال : ما هذا السير ؟ سبقتنا ! وخشىَ إن تُرِكَ والخروج أن يُوقع فى أنفس الناس شرّاً .

ق ـ اسيد بن المتشمس (١) بن معاوية التميمي ابن عم الاحنف روى عن ابي موسى في ذكر الهرج وقيل عن الاحنف عن ابي موسى · وعنه الحسن البصري والمهلب بن ابي صفرة من طريق غريب · ذكره ابن المديني في المجهولين الذين روى عنهم الحسن البصري · روى له ابن ماجة هذا الحديث الواحد ووقع عنده اسيد بن المتشمر وهو وهم · قلت · هذا وقع في بعض النسخ دون بعض وفي كثير منها ابن المتشمس على الصواب وذكره ابونعيم الاصبهاني فيمن شهد فتح اصبهان مع ابي موسى وقال ابن ابي خيثمة في تاريخه سمعت ابن معين يقول اذا روى الحسن البصري عن رجل فسماه فهو ثقة يحتج بحديثه وذكره ابن حبان في الثقات ·

من اسمه اسيد بالضم

ع ـ اسيد ... ارى الاشهلي ابو يحيى وقيل ... · واختلف في شهوده بدرا · ر... عنه ابو سعيد الخدري وانس و... ة وعبد الرحمن ابن ابي ليلى ومح... ن ولم يدركه · قال ابن اسحاق ... كاملا وذكره موسى بن عقبة في... افاضل الناس

(١) بضم الميم و... ة بعدها مهملة

مالک بن حارث الاشتر النخعی، منافقین کا سردار تھا: محمد بن سعد نے طبقات میں رجال ثقہ اور سند صحیح سے عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ نقل کیا: یعنی عثمان نے الاشتر کو بلایا۔ اور فرمایا: (يا أشتر ما يريد النّاس منى؟) اے الاشتر تیرے گماشتے مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ الاشتر نے جواب دیا: (قال: ثلاث ليس لک من احداهنّ بدّ. قال: ما هنّ قال: يُخَيِّرُونک بين أن تُخْلَعَ لهم أمرهم فتقول هذا أمركم فاتخاروا له مَن شئتم....) تین باتیں جن میں سے ایک کے بغیر آپکو چارہ نہیں۔ ۱۔ آپ انکے حق میں خلافت سے دست بردار ہو جائیں اور ۲۔ یہ کہہ دیں کہ یہ تمہاری حکومت ہے، جسے چاہوں امیر بناؤ۔ ۳۔ یا آپ اپنی جان سے ان لوگوں کو قصاص لینے دیں۔ حضرت عثمانؓ نے منافقین کے سردار کو جواب دیا: (قال: أمّا أن أخلعَ لهم أمرهم فما كنتُ لأخلَعَ سِرْبالاً سَرْبَلَنِيه اللّه) یہ ممکن نہیں میں اس کرتے کو اتارنے والا نہیں جو اللہ نے مجھے پہنایا ہے واللہ اگر میری گردن ماردی جائے تو یہ زیادہ پسند ہے کہ امت محمد کو بعض پر بعض کو چھوڑ دوں۔

٦٩

ذكر قتل عثمان بن عفّان ، رحمة الله عليه

قال : أخبرنا إسماعيل بن إبراهيم عن ابن عون عن الحسن قال : أنبأني وثّاب ، وكان فيمن (٣) أدركه عِتق أمير المؤمنين عمر ، وكان بين يدي عثمان ورأيت بحلقه أثر طعنتين كأنهما كَيَّتان (١) ، طُعِنَهما يومئذ يوم الدّار دار عثمان ، قال : بعثني عثمان فدعوتُ له الأشتر فجاء ، قال ابن عون أظنه قال فطرحتُ لأمير المؤمنين وسادةً وله وسادة فقال : يا أشتر ما يريد النّاس مني ؟ قال : ثلاثٌ ليس لك من إحداهنّ بدّ ، قال : ما هنّ ؟ قال : يُخيّرونك بين أن تَخلَعَ لهم أمرهم فتقول هذا أمركم فاختاروا له من شئتم ، وبين أن تُقِصّ من نفسك ، فإن أبيت هاتين فإنّ القوم قاتلوك ، قال : أما (٢) من إحداهنّ بُدّ ؟ قال : لا ما من إحداهنّ بُدّ ، قال : أمّا أن أخلَعَ لهم أمرهم فما كنتُ لأخلَعَ سِرْبالاً سَرْبَلَنيه الله ، قال وقال غيره : والله لأن أُقَدَّم فتُضرَبَ عُنُقي أحبّ إليّ من أن أخلَعَ أمّةَ محمّدٍ بعضَها على بعض ، قالوا هذا أشبهُ بكلام عثمان ، وأمّا أن أُقِصّ من نفسي فوالله لقد علمتُ أن صاحبيّ بين يديّ قد كانا يعاقبان ... والله لئن قتلوني لا يتحابون بعدي ... عدوًا جميعًا أبدًا ، ثم قام فانطل... ذئب فاطّلع من باب ثم رجع ، ... انتهى إلى عثمان فأخذ بلحيته ... عنك معاوية ، ما أغنى عنك ابن ... لحيتي يابن أخي ، أرسل لي لح... القوم يُعينه فقام إليه بمِشْقَص (٤) ... قال : ثم تغاووا (٦) والله عليه ...

حافظ ذہبی مالک بن الحارث الأشتر النخعی کے بارے میں لکھا: (زَ عِراً أَلَّبَ على عثمان وقاتله، وكان ذا فصاحة وبلاغة۔ شهد صفّين مع عليّ)۔ بہتان لگا کر اس نے عثمان کو قتل کردیا تھا۔ وہ فصیح اور بلیغ تھا اور اور صفین میں علی کا ساتھی تھا۔

٦- الأشتر*

ملكُ العرب، مالك بن الحارث النَّخَعيّ، أحَدُ الأشراف والأبطال المذكورين.

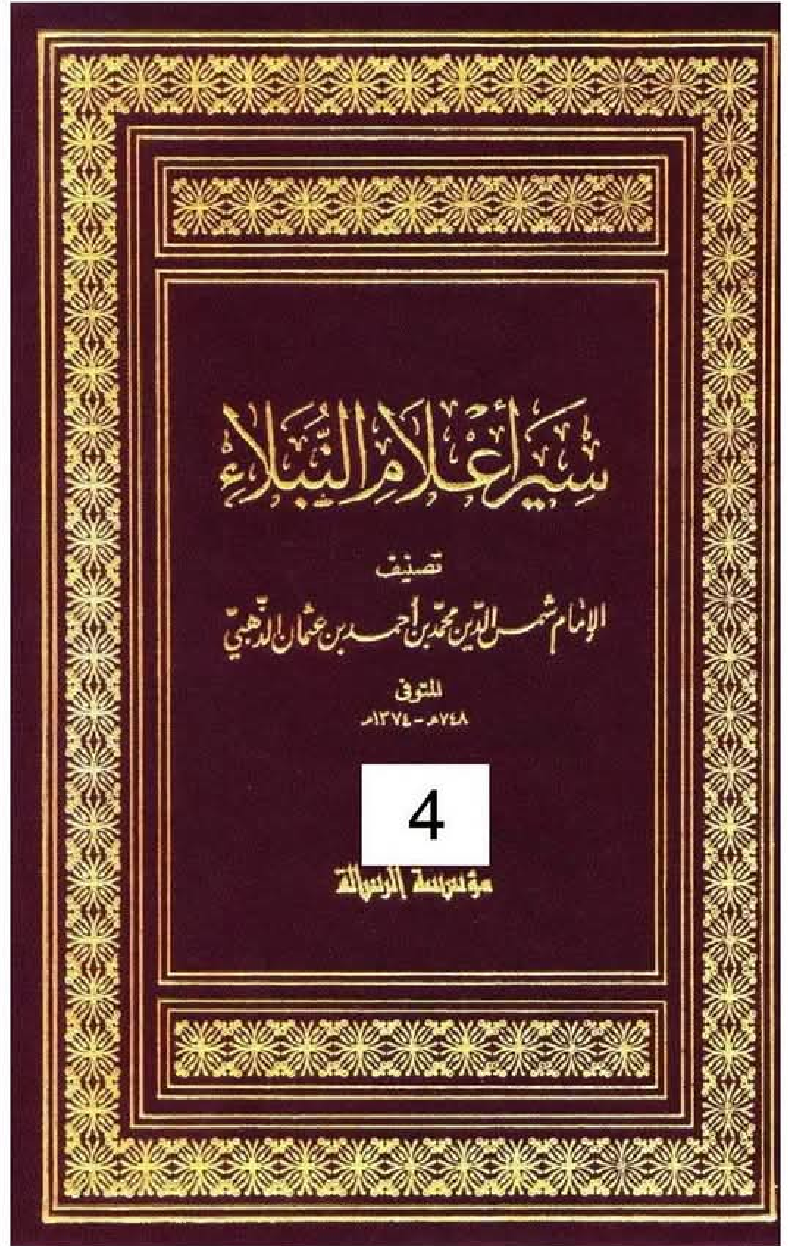
حَدَّث عن عُمَر، وخالد بن الوليد، وفُقِئَتْ عَيْنُه يومَ اليَرْمُوك. وكان شَهْماً مُطاعاً زَعِراً[١]، ألَّبَ على عثمان وقاتله، وكان ذا فصاحة وبلاغة. شهد صِفِّين[٢] مع عليّ، وتميَّز يومئذ، وكاد أن يَهْزِمَ معاوية، فحملَ عليه أصحابُ عَليٍّ لمَّا رأوا مصاحف جند الشَّام على الأسِنَّة يدعون إلى كتاب الله. وما أمكنه مخالفة عليٍّ، فكَفَّ[٣].

قال عبد الله بن سلمة المُرَاديّ: نظر عُمَر إلى الأشتر، فصعَّد فيه النظر وصوَّبه ثم قال: إنَّ للمسلمين مِنْ هذا يوماً عصيباً.

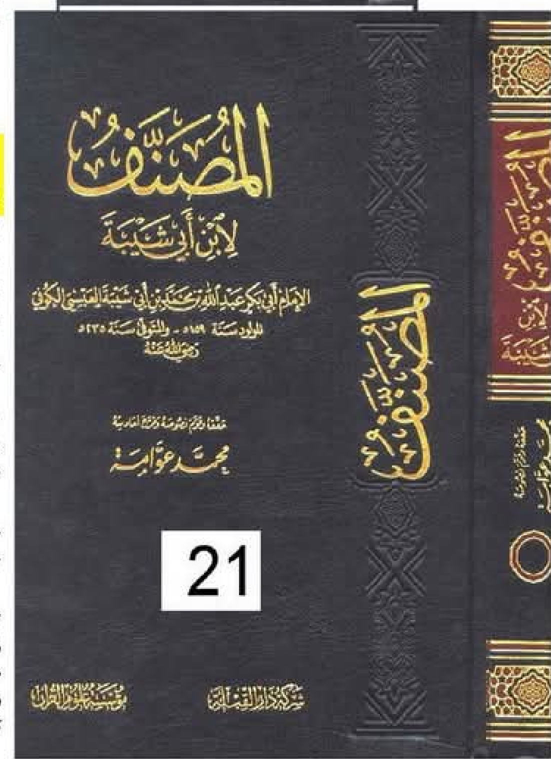
ولمّا رجع عليٌّ من موقعة صِفِّين، جهَّزَ الأشْتَرَ والياً على ديار مصر، فمات في الطريق مسموماً، فقيل: إنَّ عبداً لعثمان عارضه، فسمَّ له عَسَلاً. وقد كان عليٌّ يتبرمُ به، لأنه كان صَعْب المِراس، فلما بَلَغَهُ نَعْيُهُ قال: إنَّا لله، مالِكٌ، ومَا مَالِكٌ!. وهَلْ موجودٌ مثلُ ذلك؟! لو كان حديداً، لكان قَيْداً، ولو كان حَجَراً، لكان صَلْداً، على مِثْلِهِ فَلْتَبْكِ البواكي[٤].

* طبقات ابن سعد ٢١٣/٦، طبقات خليفة ت ١٠٥٧، المحبَّر ٢٣٤، تاريخ البخاري ٣١١/٧، الجرح والتعديل القسم الأول من المجلد الرابع ٢٠٧، الولاة والقضاة ٢٣، المؤتلف والمختلف ٢٨، معجم الشعراء للمرزباني ٢٦٢، سمط اللآلي ٢٧٧، شرح الحماسة للتبريزي ٧٥/١، تاريخ ابن عساكر ١٨٧/١٦ أ، تهذيب الكمال ص ١٢٩٩، العبر ٤٥/١، الإصابة ت ٨٣٤١، تهذيب التهذيب ١١/١٠، النجوم الزاهرة ١٠٢/١، وما بعدها، خلاصة تذهيب الكمال ٣٦٦، دائرة المعارف الاسلامية ٢١٠/٢.

(١) زعِر فلان: ساء خلقه فهو زعِر. والزعارة: الشراسة وسوء الخلق.
(٢) انظر ص ١٢ تعليق ٥
(٣) انظر تاريخ الطبري ٤٨/٥ وما بعدها.
(٤) ولاة مصر وقضاتها ٢٤ وابن عساكر ١٩٧/١٦ آ.



مالک الاشتر عثمانؓ کا قاتل تھا۔امام اُبوبکر ابن اُبی شیبہ العبسی (ثقہ حافظ) نے اپنے شیخ اُبواُسامہ، حماد بن اُسامۃ القرشی (ثقہ ثبت) سے، انہوں نے اپنے شیخ العلاء بن منہال الغنوی الکوفی (ثقہ، ابو زرعہ الرازی، عجلی، ابن حبان) سے انہوں نے عاصم بن کلیب الجرمی (ثقہ) سے انہوں نے اپنے والد کلیب بن شہاب الجرمی، الکوفی، (ثقہ) سے، انہوں نے فرمایا: حضرت علیؓ نے عبداللہ ابن عباسؓ کو بصرہ کا عامل مقرر کیا۔ اور الاشتر نخعی کے ساتھی عتاب تغلبی نے الاشتر کو اس بات کی خبر دی (هذا أمير مؤمنيكم قد استعمل ابنَ عمه على البصرة) یہ تمہارے مومنین کا امیر، نے اپنے چاچے کے بیٹے کو بصرہ کی حکومت دے دی، تو الاشتر مسکرایا اور بولا: (فقال: فلا ندري إذنْ على مَ قتلنا الشيخ بالمدينة؟) اگر ایسا ہوا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم نے شیخ (امیر المومنین عثمان غنی) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا؟



١ ـ في مسير عائشة وعليّ وطلحة والزبير رضي الله عنهم

حدثنا عبد الله بن يونس قال: حدثنا بقيُّ بن مَخْلد قال: حدثنا أبو بكر قال:

٣٨٩١٢ ـ حدثنا أبو أسامة قال: حدثني العلاء بن المنهال قال: حدثنا عاصم بن كليب الجَرْمي قال: حدثني أبي قال: حاصَرْنا تَوَّجَ وعلينا رجل من بني سُلَيم يقال له: مجاشع بن مسعود، قال: فلما أنِ افتتحناها ـ قال: وعليَّ قميصٌ خَلَق ـ انطلقت إلى قتيل من القتلى الذين قتلنا من العجم، قال: فأخذت قميص بعضِ أولئك القتلى، قال: وعليه الدماء، فغسلته بين أحجار، ودلكتُه حتى أنقيته ولبسته ودخلت القرية، فأخذت إبرة

وقد قال الحافظ في «الفتح» ١٣: ٥٤ أول شرحه لحديث أبي بكرة (٧٠٩٩): «جمع عمر بن شبّة في «كتاب أخبار البصرة» قصة الجمل مطوَّلة، وها أنا ألخِّصها، وأقتصر على ما أورده بسند صحيح أو حسن، وأبيِّن ما عداه»، فيتعين الرجوع إليه في هذا الباب.

وقد روى البخاري (٣٦٠٨، ٣٦٠٩، ٦٩٣٥، ٧١٢١)، ومسلم ٤: ٢٢١٤ (١٧) عن أبي هريرة رضي الله عنه حديثاً طويلاً، منه قوله صلى الله عليه وسلم: «لا تقوم الساعة حتى تقتتلَ فئتان عظيمتان، وتكونُ بينهما مقتلة عظيمة، ودَعْواهما واحدة».

قال الحافظ في شرح الرواية الأولى ٦: ٦١٦، ونحوُه في شرح الرواية الأخيرة ١٣: ٨٥: «المراد بهما ـ بالفئتين ـ مَن كان مع عليّ ومعاوية لمَّا تحاربا بصفِّين..».

وقال ابن كثير في «البداية» ٦: ٢١٩: «وهاتان الفئتان هما أصحاب الجمل وأصحاب صفين، فإنهما جميعاً يدعون إلى الإسلام، وإنما يتنازعون في شيء من أمور الملك، ومراعاة المصالح العائد نفعُها على الأمة والرعايا، وكان ترك القتال أولى من فعله، كما هو مذهب جمهور الصحابة».

٣٨٩١٢ ـ رجاله ثقات، حتى عاصم بن كليب.

ولا أن كلَّ مَذْحِجية ولدت غلاماً ـ فقال أبي: إني اغتمزتها في غفلة ـ قلت: ما ينفعك أنت إذا قلتَ: أن تلد كل مذحجية غلاماً!.

١٣ ـ قال: ثم دنا منه أبي فقال: أوصِ بي صاحب البصرة، فإن لي مقاماً بعدكم، قال: فقال: لو قد رآك صاحب البصرة لقد أكرمك، قال: كأنه يرى أنه الأمير، قال: فخرج أبي من عنده فلقيه رجل، قال: فقال: قد قام أمير المؤمنين قبلُ خطيباً، فاستعمل ابنَ عباس على أهل البصرة، وزعم أنه سائرٌ إلى أهل الشام يوم كذا وكذا، قال: فرجع أبي فأخبر الأشتر، قال: فقال لأبي: أنت سمعتَه؟ قال: فقال أبي: لا، قال: فنهره وقال: اجلس، إن هذا هو الباطل، قال: فلم أبرحْ أنْ جاء رجل فأخبره مثل خبري، قال: فقال: أنت سمعت ذاك؟ قال: فقال: لا، فنهره نَهْرة دون التي نهرني، قال: ولحظ إليّ وأنا في جانب القوم، أيْ: إن هذا قد جاء بمثل خبرك.

١٤ ـ قال: فلم ألبث أنْ جاء عتاب التغلِبي والسيفُ يخطُر ـ أو يضطرب ـ في عنقه فقال: هذا أمير مؤمنيكم قد استعمل ابنَ عمه على البصرة، وزعم أنه سائر إلى الشام يوم كذا وكذا، قال: قال له الأشتر: أنت سمعته يا أعور؟ قال: إي والله يا أشتر، لأنا سمعته بأُذنيَّ هاتين، قال: فتبسم تبسماً فيه كُشُور، قال: فقال: فلا ندري إذنْ على مَ قتلنا الشيخ بالمدينة؟!.

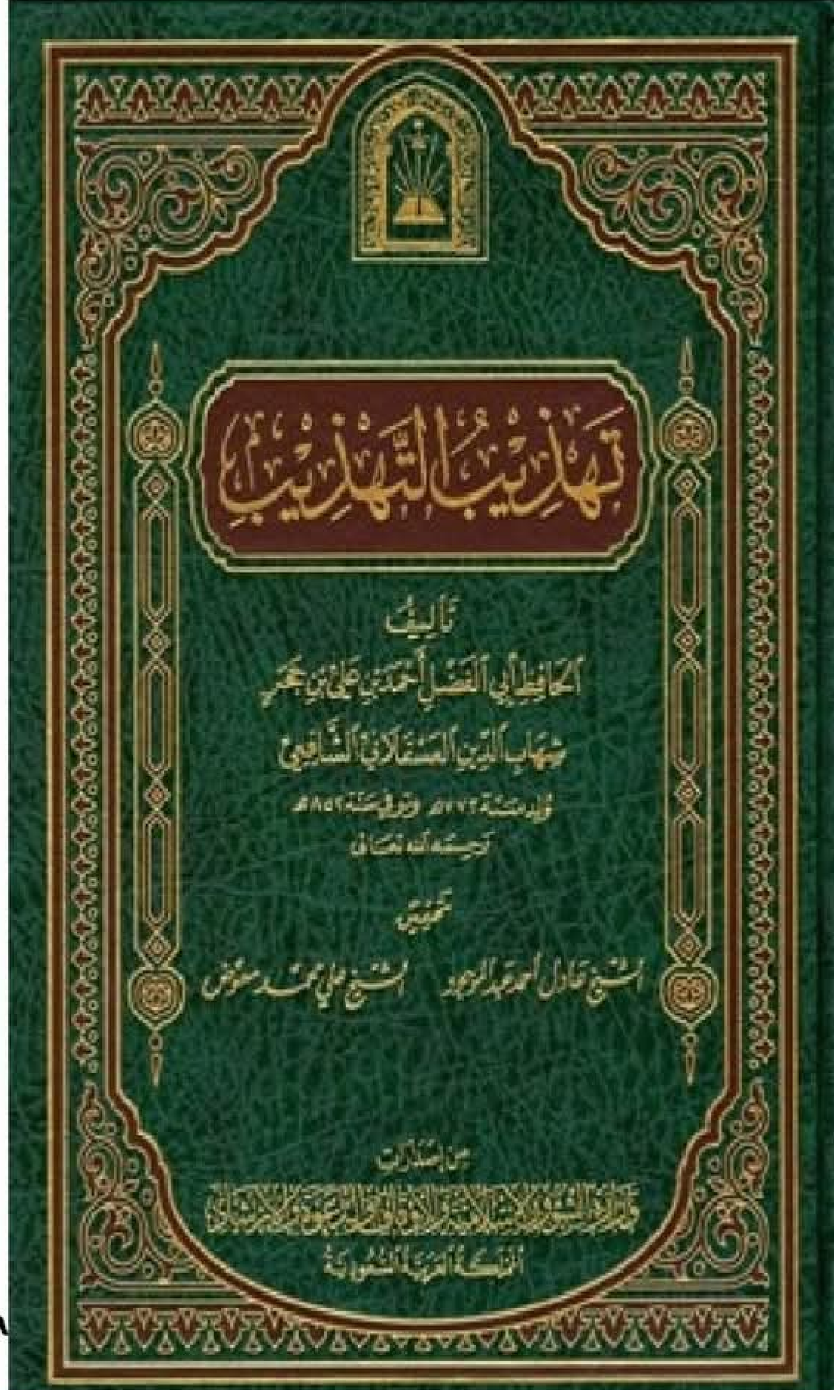
١٥ ـ قال: ثم قال لِمَذْحِجيِّه: قوموا فاركبوا، فركب، قال: وما أراه يريد يومئذ إلا معاوية، قال: فهمّ عليٌّ أن يبعث خيلاً تقاتله، قال: ثم كتب إليه: إنه لم يمنعني من تأميرك أن لا تكون لذلك أهلاً، ولكني أردت لقاء

حافظ ابن حبان اور مالک الاشتر: حافظ ابن حجر نے لکھا: ابن حبان نے اسکا ذکر الثقات میں کر کے لکھا یرموک میں یہ موجود تھا اور یہ اپنی قوم کے سرداروں میں سے تھا اور یہ وہ شخص تھا (وکان ممن یسعی فی الفتنۃ) جس نے فتنہ کی سب سے زیادہ کوشش کی، اور (والب علی عثمان) عثمانؓ کے خلاف فتنہ اور شرانگیزی پھیلانے میں شامل تھا، اور (وشهد حصره) عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کرنے والوں میں یہ آدمی شامل تھا۔

ج (١٠) تهذيب التهذيب ١٢ الميم - مالك

ادرك الجاهلية وروى عن عمر وعلي وخالد بن الوليد وابي ذر وام ذر . وعنه ابنه ابراهيم وابو حسان الاعرج وكنانة مولى صفية وعبد الرحمن بن يزيد وعلقمة بن قيس ومخرمة بن ربيعة النخعيون وعمرو بن غالب الهمداني وذكره ابن سعد في الطبقة الاولى من تابعي اهل الكوفة . قال وكان من اصحاب علي وشهد معه الجمل وصفين ومشاهده كلها . قال وولاه علي مصر فلما كان بالقلزم شرب شربة عسل فمات وقال العجلي كوفي تابعي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات قال شهد اليرموك فذهبت عينه يومئذ وكان رئيس قومه وكان ممن يسعى في الفتنة والب على عثمان وشهد حصره . قال ابن يونس ولاه علي مصر بعد قيس بن سعد بن عبادة فسار حتى بلغ القلزم فمات بها يقال مسموما في شهر رجب سنة سبع وثلاثين وروي ان عليا انعاه الى قومه واثنى عليه ثناء حسنا . قلت . وقال مهنا سألت احمد عن الاشتر يروى عنه الحديث قال لا انتهى ولم يرد احمد بذلك تضعيفه وانما نفى ان تكون له رواية وقد وقع له ذكر في ضمن اثر علقه البخاري في صلاة الخوف قال قال الوليد ذكرت للاوزاعي صلاة شرحبيل بن السمط واصحابه على ظهر الدابة فقال كذلك الامر عندنا اذا تخوف الفوت انتهى . وهذا الاثر رواه عمرو بن ابي سلمة عن الاوزاعي قال قال شرحبيل بن السمط لاصحابه لا تصلوا صلاة الصبح الا على ظهر فنزل الاشتر فصلى على الارض فانكر عليه شرحبيل وكان الاوزاعي ياخذ بهذا في طلب العدو .

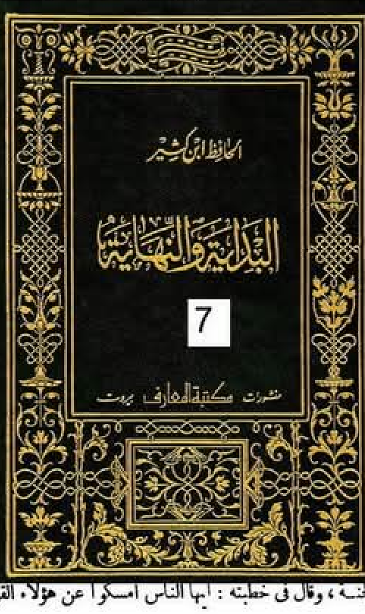
(٩) بخ م د س ـ مالك بن الحارث السلمي الرقي ويقال الكوفي . روى



حافظ ابن کثیر نے لکھا: حضرت علیؓ نے فرمایا کل میں کوچ کرنیوالا ہوں، اور (ولا يرتحل معي أحد أعان على قل عثمان بشيء من أمور الناس) ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص کوچ نہ کرے جسنے عثمان کے قتل میں لوگوں کی کچھ بھی مدد کی ہوں۔ تو ابن کثیر نے لکھا: رؤساء کی ایک جماعت جس میں الاشتر نخعی، شریح بن اوفی، عبداللہ بن سبا، با ابن السوداء، سالم بن ثعلبہ، غلاب بن الہیثم، اوراڑھائی ہزار آدمی جمع ہو گئے اور (وليس فيهم صحابه والله الحمد) ان میں سے کوئی بھی صحابہ شامل نہیں تھا واللہ الحمد۔ الاشتر نے کہا (فقال الأشتر:) طلحہ اور زبیر کی رائے تو معلوم ہے، علیؓ کی ہمارے بارے میں رائے کا پتہ نہیں چلا، (فان كان قد اصطلح معهم فإنما اصطلحوا على دمائنا) اگر انہوں نے اُن کے ساتھ صلح کرلی ہے تو انہوں نے ہمارے خون پر صلح کی ہے، (فان كان الأمر هكذا ألحقنا عليا بعثمان ، فرضى القوم منا بالسكوت) اگر بات ایسی ہی ہے تو ہم حضرت علیؓ کو بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دینے اور لوگ ہمارے ساتھ خاموشی اختیار کرکے راضی ہو جائیں گے۔ (معاذ اللہ)

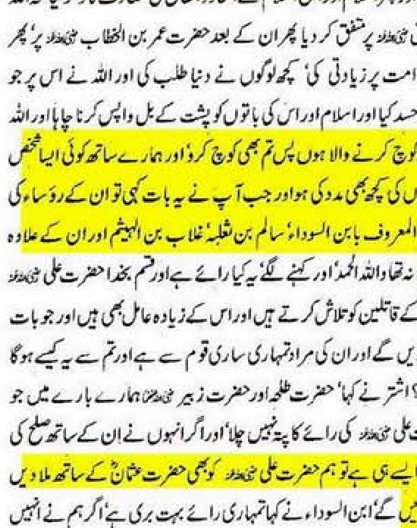
٢٣٦

الخبث الذى جرى على الأمة ، أقوام طلبوا الدنيا وحسدوا من أنعم الله عليه بها ، وعلى الفضيلة التى من الله بها ، وأرادوا رد الاسلام والأشياء على أدبارها ، والله بالغ أمره . ثم قال : ألا إنى مرتحل غدا فارتحلوا ، ولا يرتحل معى أحد أعان على قتل عثمان بشئ من أمور الناس . فلما قال هـذا اجتمع من رؤسهم جماعة كالأشتر النخعى ، وشريح بن أوفى ، وعبد الله بن سبأ المعروف بابن السوداء ، وسالم بن ثعلبة ، وغلاب بن الهيثم ، وغيرهم فى ألفين وخمسمائة ، وليس فيهم صحابى ولله الحمد ، فقالوا : ماهذا الرأى وعلى والله أعلم بكتاب الله ممن يطلب قتلة عثمان ، وأقرب إلى العمل بذلك ، وقد قال ماسمعتم ، غـدا يجمع عليكم الناس ، وإنما يريد القوم كلهم أنتم ، فكيف بكم وعددكم قليل فى كثرتهم ؟ فقال الأشتر : قدعرفنا رأى طلحة والزبير فينا ، وأما رأى على فلم نعرفه إلى اليوم ، فان كان قد اصطلح معهم فانما اصطلحوا على دمائنا ، فان كان الأمر هكذا ألحقنا عليا بعثمان ، فرضى القوم منا بالسكوت ، فقال ابن السوداء : بئس مارأيت ، لو قتلناه قتلنا ، فانا يامعشر قتلة عثمان فى ألفين وخمسمائة وطلحة والزبير وأصحابهما فى خمسة آلاف ، لاطاقة لكم بهم ، وهم إنما يريدونكم ، فقال غلاب بن





تعالیٰ نے ان کو ان کے نبی ﷺ کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر یہ واقعہ ہوا جس نے امت پر زیادتی کی' کچھ لوگوں نے دنیا طلب کی اور اللہ نے اس پر جو انعامات کیے اور جن فضیلتوں سے اسے سرفراز فرمایا' ان پر حسد کیا اور اسلام اور اس کی باتوں کو پشت کے بل واپس کرنا چاہا اور اللہ اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے پھر فرمایا آگاہ رہو میں کل کوچ کرنے والا ہوں پس تم بھی کوچ کرو' اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص کوچ نہ کرے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں لوگوں کی کچھ بھی مدد کی ہو اور جب آپ نے یہ بات کہی تو ان کے رؤساء کی ایک جماعت جیسے اشتر نخعی' شریح بن اوفی' عبداللہ بن سبا المعروف بابن السوداء' سالم بن ثعلبہ' غلاب بن الہیثم اور ان کے علاوہ اڑھائی ہزار آدمی اکٹھے ہو گئے اور ان میں کوئی صحابی شامل نہ تھا والله الحمد' اور کہنے لگے' یہ کیا رائے ہے اور قسم بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں جو حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو تلاش کرتے ہیں اور اس کے زیادہ عامل بھی ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے وہ تم سن چکے ہو' کل وہ لوگوں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی مراد تمہاری ساری قوم سے ہے اور تم سے یہ کیسے ہوگا حالانکہ ان کی کثرت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد قلیل ہے؟ اشتر نے کہا' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما ہمارے بارے میں جو رائے رکھتے ہیں وہ ہمیں معلوم ہے' مگر آج تک ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کا پتہ نہیں چلا' اور اگر انہوں نے ان کے ساتھ صلح کی ہے تو انہوں نے ہمارے خون پر صلح کی ہے اور اگر یہ بات ایسے ہی ہے تو ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دیں گے اور لوگ ہمارے ساتھ خاموشی اختیار کر کے راضی ہو جائیں گے' ابن السوداء نے کہا تمہاری رائے بہت بری ہے' اگر ہم نے انہیں



امی عائشہ صدیقہؓ کی مالک الاشتر کو بددعا: امام سلیمان طبرانی (حافظ ثبت) نے اپنے شیخ الفضل بن الحباب الجمحی، أبوخلیفة (ثقہ ثبت) سے انہوں نے اپنے شیخ عبداللہ بن عبدالوهاب، أبومحمد البصری (ثقہ) سے انہوں نے اپنے شیخ حزم بن أبي حزم القطعي، البصری (ثقہ) سے انہوں نے اپنے شیخ ظالم بن عمرو، أبوالأسود الدؤلي، البصری (ثقہ قاضی) سے انہوں نے طلق بن خشاف بن بکر (صحابی) سے انہوں نے امی عائشہ سے پوچھا کہ عثمان کو کیوں قتل کیا گیا: فرمایا: (قالت: قتل واللّٰہ مظلوما) پھر امی نے فرمایا: (وساق اللّٰہ الی الأشتر سهما من سهامه) اللہ مالک الاشتر کی طرف اپنے تیروں میں سے ایک تیر بھیجے یعنی اسکو ہلاک کرے اور طلق نے فرمایا: اللہ کی قسم لوگوں میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں جس پر امی کی بددعا نہیں پہنچی ہو۔ علامہ ہیثمی نے اس روایت کی توثیق کرتے ہوئے لکھا: (رجالہ رجال الصحیح، غیر طلق، وهو ثقة) طلق کو ابن سعد اور حافظ ذہبی نے صحابہ رسول کہا ہے۔

١٣٣- حدثنا الفضل بن الحباب أبو خليفة حدثنا عبدالله بن عبدالوهاب الحجبي ثنا حزم عن أبي الأسود قال سمعت طليق بن خشاف يقول: وفدنا إلى المدينة لننظر فيم قتل عثمان؟ فلما قدمنا مر منا بعض إلى علي وبعض إلى الحسين بن علي رضي الله عنهما وبعض إلى أمهات المؤمنين رضي الله عنهن، فانطلقت حتى أتيت عائشة فسلمت عليها فردت السلام، فقالت: ومن الرجل؟ قلت: من أهل البصرة، فقالت: من أي أهل البصرة؟ قلت: من بكر بن وائل، قالت: من أي بكر بن وائل؟ قلت: من بني قيس بن ثعلبة، قالت: أمن أهل فلان؟ فقلت لها: يا أم المؤمنين فيم قتل عثمان أمير المؤمنين رضي الله عنه؟ قالت: قتل والله مظلوما، لعن الله قتلته أقاد الله ابن أبي بكر به وساق الله إلى أعين بني تميم هوانا في بيته واهراق الله دماء بني بديل على ضلالة وساق الله إلى الأشتر سهما من سهامه، فوالله ما من القوم رجل إلا أصابته دعوتها.

١٣٤- حدثنا محمد بن علي الص... ابن المبارك عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي ... ساروا إلى عثمان جنوا.

١٣٥- حدثنا محمد بن النضر الأ... ة ثنا عاصم بن أبي النجود عن شقيق بن ... عوف الوليد بن عقبة فقال: ما لي أراك قد ... الله عنه؟ فقال عبدالرحمن بن عوف رضي ... بدر

١٣٣- قال في المجمع (٩٧/٩) ورجاله رجال الصحيح غير طلق وهو ثقة. وعنده طلق وليس طليق.

١٣٤- قال في مجمع الزوائد (٩٤/٩) واسناده حسن. قلت ابن لهيعة ضعيف إلا في رواية العبادلة عنه وهذا منها. قال شيخنا عب الله: وهو مدلس قد عنعن

١٣٥- ورواه أحمد (رقم ٤٩٠) وابنه عبدالله (٥٥٦) وأبويعلى ( ) والبزار كما في مجمع الزوائد (٢٢٦/٧) وهو حديث صحيح كما قال احمد محمد شاكر.

١٤٥٦٧ - وَعَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْقَ بنَ خَشَّافٍ يَقُولُ: وَفَدْنَا إِلَى المَدِينَةِ لِنَنْظُرَ فِيمَا قُتِلَ عُثْمَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَرَرْنَا بِبَعْضِ آلِ عَلِيٍّ وَبَعْضِ آلِ الحُسَيْنِ بنِ عَلِيٍّ، وَبَعْضِ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهَا، فَرَدَّتِ السَّلَامَ، وَقَالَتْ: مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ البَصْرَةِ، قَالَتْ: وَمِنْ أَيِّ أَهْلِ البَصْرَةِ؟ قُلْتُ: مِنْ بَكْرِ بنِ وَائِلٍ، فَقَالَتْ: وَمِنْ أَيِّ بَكْرِ بنِ وَائِلٍ؟ فَقُلْتُ: مِنْ بَنِي قَيْسِ بنِ ثَعْلَبَةَ، فَقَالَتْ: مِنْ آلِ فُلَانٍ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، فِيمَا قُتِلَ عُثْمَانُ أَمِيرُ المُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: قُتِلَ وَاللهِ مَظْلُومًا، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَهُ، أَقَادَ اللهُ مِنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهِ، وَسَاقَ اللهُ إِلَى أَعْيَنَ ابْنِ تَمِيمٍ هَوَانًا فِي بَيْتِهِ، وَأَرَاقَ اللهُ دِمَاءَ ابْنَيْ بُدَيْلٍ عَلَى ضَلَالَةٍ، وَسَاقَ اللهُ إِلَى الأَشْتَرِ سَهْمًا مِنْ سِهَامِهِ، فَوَاللهِ مَا مِنَ القَوْمِ رَجُلٌ إِلَّا أَصَابَتْهُ دَعْوَتُهَا[1].

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، غَيْرَ طَلْقٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ.

١٤٥٦٨ - وَعَنْ ... شعاب مصر، فادخل ... رواه الطبراني، ور...

١٤٥٦٩ - وَعَنْ ... زيد البيعة، فقال أبو ...

٣٧٣٢ - ...

روى عنه عبد... قال: أخبرنا ... حدثنا حماد بن سلمة، عن خالد ... الجذعاء قال: قلت يا رسول الله ... الجسد.

ابن ميسرة ... قال: أخبرنا ... ن طهمان قال: حدثنا بديل بن ميـ... سألت رسول الله ﷺ، متى ... والجسد.

٣٧٣٤ - طَلْق بن خَشَّاف (٢)

قال: أخبرنا مسلم بن إبراهيم قال: حدثنا سوادة بن أبي الأسود القيسي القطان قال: حدثني أبي أنهم دخلوا على طلق بن خشاف رجل من أصحاب النبي ﷺ، يعودونه فجعلوا يدعون له وهو يقول: اللهم بجز ثم الغرم.

• • •

٣٧٣٥ - أبو ضَفِيَّة

قال: أخبرنا عفان بن مسلم قال: حدثنا عبد الواحد بن زياد قال: حدثنا

٣٧٣٢ - من مصادر ترجمته: تهذيب الكمال ج ١٤ ص ٣٥٩

(١) رواية طبعة ليدن، الجذعاء، بالذال. والمثبت رواية ث، وتهذيب الكمال.

٣٧٣٣ - من مصادر ترجمته: أسد الغابة ج ٥ ص ٢٨٥

٣٧٣٤ - من مصادر ترجمته: أسد الغابة ج ٣ ص ٥٣٨

(٢) الضبط، عن المشتبه ص ٢٦٦

٣٧٣٥ - من مصادر ترجمته: أسد الغابة ج ٦ ص ١٧٥

{٦٧٨}

٢٩٢٨ - (٥) طلحة ... استشهد يوم اليمامة، ب ...

٢٩٢٩ - طلحة ابو ... د ع.

٢٩٣٠ - (د) طلحة ... عبد الله روى عنه حرب ...

٢٩٣١ - (د) طلحة ... مرة وله حديث روت عنه ...

٢٩٣٢ - (د) طلحة ... يثا، اظنه تابعيا، ب د ع.

٢٩٣٣ - طلحة بن نضـ... مرسلا فهو صحابي، ب س.

٢٩٣٤ - طلحة غير منسوب، ذكره ابن اسحق فيمن استشهد يوم خيبر.

٢٩٣٥ - طلق بن خشاف له صحبة، قاله مسلم بن ابراهيم ثنا سوادة بن ابي الاسود القيسي عن ابيه انه سمع طلقا يدعو.

٢٩٣٦ - طلق بن علي بن طلق بن عمرو وقيل ابن طلق بن قيس الربعي الحنفي السحيمي والد قيس بن طلق، له وفادة وعدة احاديث وعنه ولداه قيس وخلدة وغيرهما، ب د ع.

٢٩٣٧ - (د ٥) طلق بن يزيد وقيل يزيد بن طلق، روى عنه مسلم بن سلام في مسند احمد، س.

٢٩٣٨ - طليب بن ازهر بن عوف القرشي الزهري هاجر هو واخوه المطلب فماتا بالحبشة، ب.

٢٩٣٩ - طليب بن عرفة له وفادة، روى عنه ابنه كليب وهما مجهولان، ب.

طلب

مصنف ابن أبي شیبہ کی سند: علامہ ابن خیر الاشبیلی (متوفی ۵۷۵ھ) نے مصنف کی سند لکھی: ابن عبدالبر الاندلسی، أبوعمر کی انکے شیخ أحمد بن عبداللہ اللخمی، أبوعمر، لقب ابن الباجی، سے، اور انکی انکے والد عبداللہ بن محمد الباجی، أبومحمد، الاندلسی، لقب: ابن الباجی سے، انہوں نے اپنے شیخ عبداللہ بن یونس، أبومحمد المرادی الاندلسی سے، انہوں نے بقی بن مخلد سے انہوں نے امام ابوبکر ابن ابی شیبہ سے۔ مصنف کے محقق محمد عوامہ حنفی کوثری نے بھی لکھا: (مصنف کی سند ابن خیر نے الباجِیّین (أحمد بن عبدللہ باجی اور عبداللہ بن محمد باجی) کے طریق سے عبداللہ بن یونس القبری، عن بقی، عن ابن ابی شیبہ سے موجود ہیں) (یعنی مصنف کی تمام اسناد آخر میں أبومحمد الباجی عن عبداللہ بن یونس، عن بقی بن مخلد عن ابوبکر ابن ابی شیبہ ہے)

أما ابن يونس: فهو أبو محمد عبد الله بن يونس بن محمد المرادي القَبْري القرطبي (٢٥٣ ـ ٣٣٠هـ)، والقَبْري: نسبة إلى قَبْرة، كُورة تابعة لقرطبة، ثم نزل قرطبة وسكنها، سمع من بقي بن مخلد كثيراً، ولازمه حتى عرَّفه الذهبي في «السِّيَر» في موضعين بأنه: صاحب بقي بن مخلد[1]، وقال ابن الفرضي: سمع منه الناس كثيراً[2].

وأما الكُتَامي: فحلاّه الذهبي بقوله: «الإمام العلامة الحافظ أبو علي الحسن بن سعد الكُتامي القرطبي، عالم قرطبة»[3]، (٢٤٨ ـ ٣٣٢هـ).

والكتامي نسبة إلى كُتامة قبيلة بربرية، ...
الشهير أبي الحسن ابن القطان صاحب «بيان ال...

سمع من بقيّ كثيراً، ثم رحل إلى الح...
الفرضي[1]: «إنه رحل رحلة ثانية إلى المشرق...

وكان رحمه الله يفتخر بتحمله لـ «مسند»...
أن يتحملوه عنه ويقول: «من يتملَّى مني، ...
بقيّ..»[2].

والإسناد بـ «المصنَّف» من طريق ابن خير عن الباجيّيْن: حفيداً، عن أبٍ، عن جدّ إلى عبد الله بن يونس القَبْري، عن بقيّ، عن ابن أبي شيبة: مذكور في «فهرست» ابن خير، وغيره. أما الإسناد به من طريق الحسن بن سعد الكُتامي: فلم أره في الفهارس، والله أعلم.

حزم، وكلام ابن حزم هو في «رسالته» في فضل علماء الأندلس التي ضمَّنها المقّري في موسوعته «نفح الطيب» ٣: ١٦٨ ـ ١٦٩، وهو في مجموعة «رسائل ابن حزم» المطبوعة ٢: ١٧٨.

(١) ١٥: ٢٦٢، ٢٨٥.

(٢) ١: ٢٢٦ (٦٨٠). وانظر التعليق على الباب (٩٧) من كتاب الجنائز، عند الحديث (١١٦٠٠).

(٣) ١٥: ٤٣٥.

فهرسة ابن خير الإشبيلي

ما رواه عن شيوخه من الدواوين المصنفة في ضروب العلم وأنواع المعارف

الشيخ الفقيه المقرئ

أبو بكر محمد بن خير بن عمر بن خليفة الأموي

المتوفى سنة ٥٧٥ هـ

وضع حواشيه

محمد فؤاد منصور

منشورات محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

حدثني به الشيخ أبو محمد بن عتاب رحمه الله، قراءة عليه؛ وحدثني به الشيخ أبو محمد بن عتاب إجازة فيما كتب به إلي، قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن عابد، قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن أحمد بن مفرج مؤلفه.

١٧٦ ـ مصنف[1] أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة[2] تسعون جزءاً.

حدثني به شيخنا الفقيه القاضي أبو مروان عبد الملك بن عبد العزيز اللخمي الباجي رحمه الله مناولة منه لنا في أصل جد جده أبي محمد الراوية، قال: حدثني به أبي وعماي أبو عمر أحمد وأبو عبد الله محمد وابن عمي أبو محمد عبد الله بن علي بن محمد رحمهم الله، قالوا كلهم: حدثنا به الفقيه أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عبد الله الباجي عن جده الراوية أبي محمد عبد الله بن محمد بن علي، قال: حدثنا به أبو محمد عبد الله بن يونس، قال: حدثنا به بقي بن مخلد، عنه.

وحدثني به أيضاً الشيخ أبو محمد بن عتاب رحمه الله، إجازة فيما كتب به إليّ بخطه قال: حدثني بها أبي رحمه الله وأبوا عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر وأحمد ابن محمد بن يحيى بن الحذاء، قال أبي رحمه الله. حدثني به أبو عثمان سعيد بن رشيق الزاهد عن الراوية أبي محمد الباجي سماعاً عليه، وقال ابن عبد البر: قرأته من أوله إلى آخره على أبي عمر أحمد بن عبد الله الباجي، وحدثني به عن أبيه الراوية أبي محمد الباجي المذكور، وقال ابن الحذاء: حدثني به أبو عمر أحمد بن عبد الله الباجي سماعاً عليه لثلثي الديوان من أوله، وحدثني به عن أبيه الراوية أبي محمد الباجي المذكور عن عبد الله بن يونس عن بقي بن مخلد عن أبي بكر بن أبي شيبة مؤلفه.

قال أبو عبد الله محمد بن عتاب رحمه الله: وفي هذا المصنف جزء فيه فضائل القرآن، ولأبي بكر بن أبي شيبة أيضاً جزءان في فضائل القرآن فيهما زيادة حدثني بهما، أبو المطرف عبد الرحمن بن مروان القنازعي، قال: قرأته على أبي محمد الحسن بن رشيق، قال: حدثنا أبو العلاء محمد بن أحمد بن جعفر الوكيعي الكوفي، قال: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة؛ وكنت قد كتبت عن أبي سعيد الجعفري الفتى عن أبي عبد الله بن بياضة عن ابن رشيق ولم يكن عند أبي سعيد منه إلا الجزء الأول.

وحدثني به أيضاً الشيخان أبو جعفر أحمد بن محمد بن عبد العزيز، وأبو بكر محمد ابن أحمد بن طاهر رحمهما الله، إجازة، قالا: حدثنا به أبو علي حسين بن محمد الغساني،

(١) الفهرست ٢٧٨، مفتاح السعادة ١١٤/٢، تذكرة الحفاظ ١٨/٢، هدية العارفين ٤٤٠/١.

(٢) عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان الكوفي، المعروف بابن أبي شيبة، أبو بكر، محدث، حافظ، مكثر، فقيه، مؤرخ، مفسر، قدم بغداد وحدث بها، ١٥٩ ـ ٢٣٥ هـ، ٧٧٦ ـ ٨٣٥ م، تاريخ بغداد ٦٦/١٠، الفهرست ٢٧٨، تذكرة الحفاظ ١٨/٢، ١٩، هدية العارفين ٤٤٠/١، معجم المؤلفين ١٠٧/٦.

العلاء بن منہال الغنوی، الکوفی کے بارے میں أبوزرعہ الرازی نے فرمایا: (العلاء بن المنهال والد قطبة، ثقة)، یہ قطبہ بن العلاء کے والد ہیں اور ثقہ ہیں۔ امام عجلی نے لکھا: (العلاء بن المنهال الغنوی، کوفی ثقه، حدثنا عنه أحمد بن یونس) امام ابن حبان نے بھی اسکو کتاب الثقات میں شامل کیا ہوا ہے۔

عامر و عمود بن غيلان .

{ عامر[١] } بن سيار التجلبى، من أهل الشام، يروى عن أبى معشر نجيح[٢] السندى و أهل العراق و الحجاز، حدثنا عنه الحسن[٣] بن عبد الله القطان وغيره، وربما أغرب .

٥ / { العلاء[٤] } بن المنهال العنبرى، من أهل الكوفة، يروى عن عاصم ابن كليب، روى عنه أبو أسامة[٥] .

{ العلاء[٦] } بن راشد الواسطى الجرمى[٧]، يروى عن حلام بن صالح، روى عنه يزيد بن هارون .

{ العلاء[٨] } بن راش...

١٠ زاذان، روى عنه ...

ذلك واه، و قد رو...

{ العلاء[١١] } بن ...

محمد بن الصباح و أ...

{ العلاء[١٣] } بن ...

١٠ { العلاء[١٤] } بن ...

(١) لم نظفر به (٢) ...

و التهذيب ١٠ / ١٩...

٣/١/٣٦١ (٥) فى مد...

(٧) وقع فى الأصل : ...

نظفر بـه (٩) ليس فـ...

٤/١٨٣ (١٢) وقع فى الأصل ... و التصحيح من اللسان (١٣) له ترجمة فى الجرح و التعديل ٣/١/٣٥٤ (١٤) له ترجمة فى الجرح و التعديل ٣/١/٣٥٦ .

كتاب الثقات

8

(بصري)، ثقة، سكن مكة .

١١٧٠ ـ العلاء بن عبد الرحمن مولى الحُرَقة (٤٧١) : (مدني)، تابعي، ثقة .

....

(٥) تضمينات الحافظ ابن حجر :

١١٧١ ـ العلاء بن عتبة اليحصبي (٤٧٢) : شامي، ثقة .

١١٧٢ ـ العلاء بن اللجلاج الغطفاني (٤٧٣) : (شامي)، تابعي، ثقة .

....

١١٧٣ ـ العلاء بن المسيب بن رافع (٤٧٤) : (كوفي)، تابعي، ثقة .

١١٧٤ ـ العلاء بن المنهال الغنوي (٤٧٥) : (كوفي)، ثقة، حدثنا عنه أحمد بن يونس .

(٤٧١) العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب ال...
حبان، وقال الترمذي : هو ثقة عند أهل الحديث ...
«تاريخ ابن معين» (٢ : ٤١٥)، «التاريخ الك...
«الثقات» (٥ : ٢٤٧)، «التهذيب» (٨ : ١٨٦) ...

(٤٧٢) صدوق من السادسة . «التهذيب» (٨ : ...

(٤٧٣) ثقة من الرابعة . «التهذيب» (٨ : ١٩١) ...

(٤٧٤) العلاء بن المسيب بن رافع الأسدي ا...
وقال غيرهم : صالح الحديث .
«التاريخ الكبير» (٣ : ٢ : ٥١٢)، «الثقات» ...

(٤٧٥) العلاء بن المنهال الغنوي والد قطبة ...
وذكره ابن حبان في «الثقات» (٨ : ٥٠٢) .

تاريخ الثقات

وسمعته يقول هو صالح الحديث، ثنا عبد الرحمن قال ذكره ابى عن اسحاق بن منصور عن يحيى بن معين قال العلاء بن المسيب ثقة .

١٩٩٢ ـ العلاء بن المنهال الغنوى سمع عاصم بن كليب وهشام بن عروة ومهندا القيسى روى عنه ابن ادريس وابو اسامة وزيد بن الحباب وابنه قطبة بن العلاء واحمد بن عبدالله بن يونس سمعت ابى يقول ذلك، قال ابو زرعة العلاء بن المنهال والد قطبة ثقة .

١٩٩٣ ـ العلاء بن المهلب الشيبانى روى عن عمر، مرسل روى عنه نوح ابن قيس سمعت ابى يقول ذلك .

١٩٩٤ ـ العلاء بن المبارك ابو محمد الرؤاسى روى عن حفص بن غياث روى عنه ...

... جليس معاذ

ابن معاذ ر... البصرى

زيل مصر ...

الجرح والتعديل

6

(١) بياض (٢) ... (٣) من

قط (٤) من قط وفى س بدلها «سمعت ابى يقول ذلك» .

علامہ قرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) سورہ الحجر ۷۵ کی تفسیر میں ایک حدیث نقل کی (اتقوا فراسة المؤمن) مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (علامہ ہیثمی نے اسکو حسن قرار دیا ہے) نقل فرمائی اور لکھا: عمرؓ بن خطاب مذحج کے جماعت کے پاس آئے تو انہیں میں اُشتر النخعی بھی تھا، اُپؓ نے اس پر نظر جمادی اور خوب غور سے دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ مالک بن حارث ہے، تو آپؓ نے فرمایا: (فقال: ما له قاتلَه اللهُ؟) اسے کیا ہے اللہ اسے قتل کرے! بیشک (إني لأرى للمسلمين منه يوماً عصيباً) میں مسلمانوں کیلئے اسکی طرف سے انتہائی سخت دن دیکھ رہا ہوں۔ پھر قرطبیؒ نے فرمایا: (فكان منه فى الفتنةِ ما كان) پھر اسکی طرف سے فتنہ میں وہی ہوا جو ہوا۔ (سند امام احمد نے اپنے شیخ یزید بن زریع العیشی (ثقہ ثبت) سے انہوں نے اپنے شیخ شعبہ بن الحجاج العتکی (ثقہ حافظ) سے انہوں نے اپنی سب سے معتبر سند جسکی شعبہ نے خود توثیق کی ہوئی ہے یعنی عمرو بن مرة عن عبداللہ بن سلمہ (نیز اس سند کی توثیق ۱۶ محدثین سے موجود ہے) روایت کی۔

سورة الحجر، الآية ٧٥ — ٢٣٥

وروي أنَّ عمرَ بنَ الخطاب ﷺ دخل عليه قومٌ من مَذْحِجٍ فيهم الأشترُ، فصعَّد فيه النظرَ وصوَّبه وقال: أيُّهم هذا؟ قالوا: مالكُ بنُ الحارث. فقال: ما له قاتلَه اللهُ! إني لأرى للمسلمين منه يوماً عصيباً؛ فكان منه في الفتنة ما كان(1).

(1) أخرجه أحمد في العلل ٣٦٥/١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد ١١٩/٧ - ١٢٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق ٣٧٧/٥٦ - ٣٧٨.

12

٢٤٢ — كتاب الزهد

رواه البزار، والطبراني في الأوسط، وإسناده حسن.

١٧٩٤٠ – وعَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اتقوا فراسة المؤمن، فإنه ينظر بنور الله»(1).

رواه الطبراني، وإسناده حسن.

10

حديثه(1).

٥٤٠ – قال أبي في حديث يزيد بن زريع: عن شعبة قال: أنبأني عمرو بن مرة عن عبد الله بن سَلِمة(2) قال: دخلنا على عمر معاشر وفد مذحج وكنت من أقربهم منه مجلساً، فجعل عمر ينظر إلى الأشتر(3) ويَصْرِف بصره؛ فقال لي: أمنكم هذا؟ قلت: نعم يا أمير المؤمنين؛ قال: ماله قاتله الله كفى الله أمة محمد شرّه والله إني لأحسب أن للمسلمين منه يوماً عصيباً(4).

٣١٥

(کتاب الزہد ص ۲۹۹ ح ۳۰۰ / ۱۷ وسندہ حسن)

شعبہ: ثقہ حافظ متقن ہیں (التقریب: ۲۷۹۰) عمرو بن مرہ کا ذکر گزر چکا ہے۔ عبداللہ بن سلمہ (المرادی): "صدوق تغير حفظه" ہیں (التقریب: ۳۳۶۴) عمرو بن مرہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت عبداللہ بن سلمہ نے تغیر سے پہلے بیان کی ہے۔ دیکھئے مسند الحمیدی بتحقیقی (ق ۱/۳۳، ۳۳ ح ۵۷)

عمرو بن مرہ عن عبداللہ بن سلمہ کی سند کو درج ذیل محدثین نے صحیح و حسن قرار دیا ہے:
ابن خزیمہ (۲۰۸) وابن حبان (موارد: ۱۹۲، ۷۹۷، ۷۹۷) والترمذی (۱۴۶) والحاکم (۱/۱۵۲، ۴/۱۰۷) والذہبی والبغوی وابن السکن وعبدالحق الاشبیلی رحمہم اللہ۔
حافظ ابن حجر اس سند کے بارے میں فرماتے ہیں: "والحق أنه من قبيل الحسن يصلح للحجة" اور حق یہ ہے کہ یہ حسن کی قسم میں سے ہے اور حجت (استدلال پکڑنے) کے قابل ہے۔ (فتح الباری ۱/۴۰۸ ح ۳۰۵)

علامہ قرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) سورہ الحجر ۷۵ کی تفسیر میں ایک حدیث نقل کی (اتقوا فراسة المؤمن) مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (علامہ ہیثمی نے اسکو حسن قرار دیا ہے) نقل فرمائی اور لکھا: عمرؓ بن خطاب مذحج کے جماعت کے پاس آئے تو انہیں میں اُشتر النخعی بھی تھا، اُپؓ نے اس پر نظر جمادی اور خوب غور سے دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ مالک بن حارث ہے، تو آپؓ نے فرمایا: (فقال: ما له قاتَلَه الله؟) اسے کیا ہے اللہ اسے قتل کرے! بیشک (إني لأرى للمسلمين منه يوماً عصيباً؛) میں مسلمانوں کیلئے اسکی طرف سے انتہائی سخت دن دیکھ رہا ہوں۔ پھر قرطبیؒ نے فرمایا: (فكان منه في الفتنةِ ما كان) پھر اسکی طرف سے فتنہ میں وہی ہوا جو ہوا۔ (سند امام احمد نے اپنے شیخ یزید بن زریع العیشی (ثقہ ثبت) سے انہوں نے اپنے شیخ شعبہ بن الحجاج العتکی (ثقہ حافظ) سے انہوں نے اپنی سب سے معتبر سند جسکی شعبہ نے خود توثیق کی ہوئی ہے یعنی عمرو بن مرة عن عبداللہ بن سلمہ (نیز اس سند کی توثیق ۱۶ محدثین سے موجود ہے) روایت کی۔

عمرو بن مرۃ عن عبداللہ بن سلمہ کی روایت اور جمہور کی توثیق:

۱۔ امام شعبہ بن الحجاج
۲۔ امام ترمذی: حسن صحیح۔
۳۔ ابن خزیمہ (ولا جرح فی ناقلی)۔
۴۔ ابن حبان ح ۱۹۳،۱۹۲
۵۔ حاکم: قال صحیح الاسناد۔
۶۔ حافظ ذہبی تلخیص (صحيح وعبدالله لا مطعن فيه)
۷۔ حافظ البغوی: قال حسن صحیح۔
۸۔ ضیاء المقدسی (المختارہ)
۹۔ عجلی (ثقہ)
۱۰۔ ابن عدی (ارجو انه لاباس به)
۱۱۔ ابن الملقن: حدیث جید
۱۲۔ عبدالحق الاشبیلی (الاحکام الصغری: ۱۳۳)
۱۳۔ ابن حجر: والحق انه من قبيل الحسن يصلح للحجة.
۱۴۔ امام نسائی (سكت عنه فهو صحيح عنده، ظفر تھانوی)
۱۵۔ ابوداود (السکوت عنہ صالح)
۱۶۔ بدرالدین عینی حنفی: اسنادہ صحیح
۱۷۔ ابن کثیر الدمشقی: (اسنادہ حسن علی شرط اصحاب السنن)
۱۸۔ علامہ ہیثمی: رجال الصحيح
۱۹۔ ابونعیم الاصبہانی (وهو الصحيح)
۲۰۔ دارقطنی: (الصحيح)
۲۱۔ ابن القیم: (وقد صح عن معاذ)

حديثه (١).

٥٤٠ ـ قال أبي في حديث يزيد بن زريع: عن شعبة قال: أنبأني عمرو بن مرة عن عبد الله بن سَلِمة (٢) قال: دخلنا على عمر معاشرَ وفد مذحج وكنت من أقربهم منه مجلساً، فجعل عمر ينظر إلى الأشتر (٣) ويصرف بصره؛ فقال لي: أمنكم هذا؟ قلت: نعم يا أمير المؤمنين؛ قال: ماله قاتله الله كفى الله أمة محمد شرّه والله أني لأحسب أن للمسلمين منه يوماً عصيباً (١).

٥٤١ ـ قال: حدثنا ...

٥٤٢ ـ

٣١٥

٢٤٢ ——— كتاب الزهد

رواه البزار، والطبراني في الأوسط، وإسناده حسن.

١٧٩٤٠ ـ وعَنْ أبي أُمَامَةَ، عَنْ النَّبيِّ ﷺ، قَالَ: «اتقوا فراسة المؤمن، فإنه ينظر بنور الله»(١).

رواه الطبراني، وإسناده حسن.

١٧٩٤١ ـ وعَنْ عَبْدِ الله، يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: أَفْرَسُ النَّاسِ ثَلاثَةٌ: صاحبة مُوسَى التي قَالَتْ: ﴿يا أبت استأجره إن خير من استأجرت القوي الأمين﴾ [القصص: ٢٦] ...

سورة الحجر، الآية ٧٥ ——— ٢٣٥

... البصرة إلا لم يُحدث، ... وقال لأيوب: هذا سيِّدُ فتيانِ أهل البصرة؛ ولم يستثنِ، وروي عن الشَّعْبيِّ أنه قال لعلقمة الأودي(٣) وهو يُماريه: إنَّك لا تموتُ حتى تُكْوَى في رأسِك، وكان كذلك(٤).

ورُوي أنَّ عمرَ بنَ الخطاب ﷺ دخل عليه قومٌ من(٥) مَذْحِج فيهم الأشتر، فصعَّد فيه النظرَ وصوَّبه وقال: أيُّهم هذا؟ قالوا: مالكُ بنُ الحارث. فقال: ما له قاتَلَه اللهُ! إني لأرى للمسلمين منه يوماً عصيباً؛ فكان منه في الفتنة ما كان(١).

(١) أخرجه أحمد في العلل ٣١٥/١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد ١١٩/٧ - ١٢٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق ٣٧٧/٥٦ - ٣٧٨.

12

10

ام المومنین صفیۃ بنت حیی اور مالک الاشتر النخعی: انکے غلام کنانہ نے کہا یعنی عثمان کے دفاع میں سیدہ صفیہ ایک خچر پر سوار ہر کر نکلیں، میں اُنکے خچر کو ہانک رہا تھا، راستہ میں اشتر ملا اسنے خچر کے منہ پر مارا یہاں تک کہ وہ مڑ گیا، صفیہؓ نے فرمایا (فقالت ردونی لا یفضحني هذا الكلب) مجھے واپس جانے دو تا کہ یہ کتا مجھے بے نقاب نہ کر دے۔ پھر میں نے صفیہ اور عثمان کے گھر کے درمیان لکڑی رکھ دی جس پر کھانا پینا لایا جاتا تھا۔ (علی بن الجعد الجوھری، البغدادی، (ثقہ ثبت) نے اپنے شیخ زھیر بن معاویۃ الجعفی، اُبوخیثمہ (ثقہ ثبت) سے انہوں نے کنانہ مولی صفیۃ بنت حیی سے) (حافظ ابن حجر نے کنانہ مولی صفیۃ کا دفاع کرتے ہوئے لکھا کہ اسکو اُبوالفتح الاَزدی نے بغیر کسی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے، اور خود ابن حجر نے اسکو (مقبول من الثلالثة) یعنی چوتھے طبقہ کا مقبول راوی اور چوتھے طبقہ کے بارے میں ابن حجر نے تہذیب کے مقدمہ میں لکھا: (من أفرد بصفة: كثقة، أو متقن، أو ثبت، أو عدل)

زهير عن كنانة (مولى صفية)[8]

٢٧٥٩ ـ وبه عن كنانة قال كنت فيمن حمل الحسن بن علي جريحاً من دار عثمان .

٢٧٦٠ ـ حدثنا[1] علي أنا زهير نا كنانة قال كنت أقود بصفية[2] بنت حيي لترد عن عثمان (عليه السلام)[3] فلقيها الأشتر فضرب وجه بغلتها حتى مالت فقالت ردوني لا يفضحني هذا الكلب قال فوضعت خشباً بين منزلها وبين منزل عثمان ينقل عليه الطعام والشراب .

حميد الطويل[4] :

٢٧٦١ ـ حدثنا ...

الخضاب ، فقال : خف ...

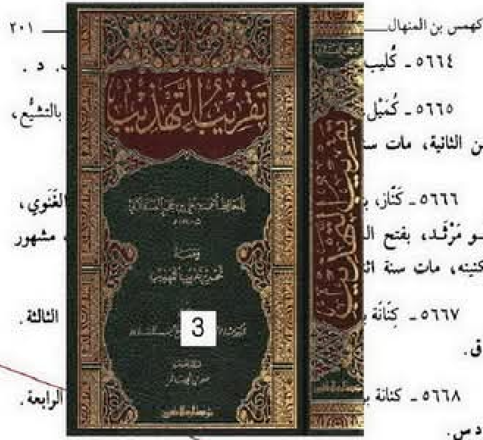
فقيل رسول الله ﷺ ؟ فق ...

واصغى حميد إلى رجل ...

٢٧٦٢ ـ وبه[6] ع ...

(١) اخرجه ابن سعد ١٢٨/٨ ...
والاشتر هو مالك بن الحا ...
(٢) ب : لصفية .
(٣) من ب .
(٤) هو حميد ابن طرخان ثقة ...
(٥) اخرجه مسلم في الفضا ...
٢٦٣/١١ واحمد ٣/٠٠ ...
(٦) اخرجه البخاري في اللب ...
يستحب من فص الخاتم ...
باب ما جاء في اتخاذ ال ...
واحمد ٩٩/٣ .
هذا والاسناد مذكور في ب ...

-٩٥٩-



كهمس بن المنهال ـــــ ٢٠١

٥٦٦٤ ـ كُليب ... د .

٥٦٦٥ ـ كُمَيْل ... بالتشيُّع، من الثانية، مات س...

٥٦٦٦ ـ كَنَّاز، ... الغَنَوي، أبو مَرْثَد، بفتح ال... مشهور بكنيته، مات سنة ال...

٥٦٦٧ ـ كِنَانَة ... الثالثة. د ق.

٥٦٦٨ ـ كنانة ... الرابعة. م د س.

٥٦٦٩ ـ كنانة، مولى صَفِيَّة، يقال: اسمُ أبيه نُبَيه: مقبولٌ، ضعَّفَه الأزدي بلا حُجَّة، من الثالثة. بخ ت.

● بل: ضعيفٌ، فقد ضعَّف حديثه الترمذي (٣٨٩٢)، فقال بعد أن ذكر هٰذا الحديث الواحد الذي رواه هاشم بن سعيد الكوفي عنه، عن صفية بنت حيي رضي الله عنها: «هٰذا حديث غريب لا نعرفه من حديث صفية إلا من حديث هاشم الكوفي، وليس إسناده بذٰلك القوي». وهاشم وإن كان ضعيفاً لكنه توبع عليه، فقد ذكر ابن عدي أن يزيد بن مغلس الباهلي قد رواه عن كنانة أيضاً.

٥٦٧٠ ـ كَهْمَس بن الحسن التميمي، أبو الحسن البصري: ثقةٌ، من الخامسة، مات سنة تسع وأربعين. ع.

٥٦٧١ ـ كهمس بن المِنْهَال السَّدوسي، أبو عثمان البصري، اللؤلؤي: صدوقٌ رُمِيَ بالقَدَر، من التاسعة. خ.

٥٢ ـــــ مقدمة التحقيق

مع ضبط ما يُشْكِل من ذلك بالحروف، ثم صِفَتَه التي يختصُّ بها من جرح أو تعديل، ثم التعريفَ بعصر كل راوٍ منهم، بحيث يكون قائماً مقامَ ما حذفتُه من ذِكر شيوخه والرُّواة عنه، إلا مَن لا يُؤمن لَبْسُه. و باعتبار ما ذكرتُ، انحصر لي الكلامُ على أحوالهم في اثنتي عَشْرَةَ مرتبةً، وحَصْرُ طبقاتهم في اثنتي عَشْرَةَ طبقة. فأما المراتب:

فأولها: الصَّحابةُ، فأُصرِّح بذلك لشرفهم.

الثانية: مَنْ أُكِّدَ مدحه، إمَّا: بأفْعل: كأوثقِ الناس، أو بتكرير الصفة لفظاً: كثقة ثقة، أو معنى: كثقة حافظ.

الثالثة: مَن أُفرِدَ بصفة: كثقة، أو متقن، أو ثَبْت، أو عَدْل.

الرابعة: من قَصُرَ عن درجة الثالثة قليلاً، وإليه الإشارة: بصَدُوق، أو لا بأس به، أو ليس به بأس.

الخامسة: من قَصُرَ عن الرابعة قليلاً، وإليه الإشارة: بصَدُوق سيِّء الحفظ، أو صدوق يَهِم، أو له أوهام، أو يُخطِيء، أو تَغَيَّر بأخَرةٍ. ويلتحقُ بذلك من رُمِيَ بنوع من البِدْعة، كالتشيُّع، والقَدَر، والنَّصْب، والإرجاء، والتَّجَهُّم، مع بيان الداعية من غيره.

السادسة: مَن ليس له من الحديث إلا القليلُ، ولم يَثْبُت فيه ما يُتْرَكُ حديثُه من أجله، وإليه الإشارة بلفظ: مقبول، حيث يتابع، وإلا فلَيِّنُ الحديث.

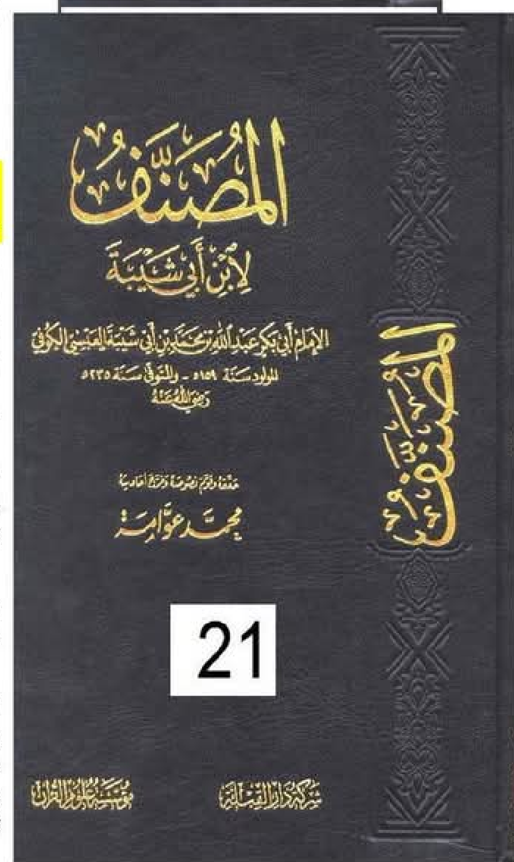
السابعة: مَن رَوَى عنه أكثرُ من واحد ولم يُوَثَّق، وإليه الإشارة بلفظ: مستور، أو مجهول الحال.

الثامنة: مَن لم يوجد فيه توثيقٌ لمعتَبَر، ووُجد فيه إطلاق الضَّعف، ولو لم يُفَسَّر، وإليه الإشارة بلفظ: ضعيف.

التاسعة: مَن لم يَرْوِ عنه غيرُ واحد، ولم يُوثَّق، وإليه الإشارة بلفظ: مجهول.

العاشرة: من لم يُوثَّق البتَّة، وضُعِّفَ مع ذلك بقادح، وإليه الإشارة: بمتروك، أو متروك الحديث، أو واهي الحديث، أو ساقط.

مالک الاشتر مومن نہیں تھا۔ امام اُبو بکر ابن اُبی شیبہ العبسی (ثقہ حافظ) نے اپنے شیخ اُبو اُسامہ، حماد بن اُسامۃ القرشی (ثقہ ثبت) سے، انہوں نے اپنے شیخ العلاء بن منھال الغنوی الکوفی (ثقہ، ابوزرعہ الرازی، عجلی، ابن حبان) سے انہوں نے عاصم بن کلیب الجرمی (ثقہ) سے انہوں نے اپنے والد کلیب بن شھاب الجرمی، الکوفی، (ثقہ) سے، اُن سے مالک الاشتر نے (دخلت على الأشتر فإذا به جراح) جبکہ وہ جنگ میں زخمی ہو گیا تھا، کہا (يا كليب! إنك أعلم بالبصرة منا) اے کلیب تم ہم سب سے زیادہ اہل بصرہ کو جانتے ہوں۔ اور کہا امی عائشہؓ کو یہ تیز رفتار اونٹ دے کر کہنا کہ (اذهب به إلى عائشة وقل: يُقرئك ابنك مالك السلامَ) اپ کا بیٹا مالک اپ سے سلام عرض کرر ہا ہے۔ پس امی عائشہؓ جواب دیا (لا سلَّم اللّٰه عليه، إنه ليس بابني) اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے، اور اونٹ لینے سے انکار کر دیا۔



١ ـ في مسير عائشة وعليّ وطلحة والزبير رضي الله عنهم

حدثنا عبد الله بن يونس قال: حدثنا بقيُّ بن مَخْلد قال: حدثنا أبو بكر قال:

٣٨٩١٢ ـ حدثنا أبو أسامة قال: حدثني العلاء بن المنهال قال: حدثنا عاصم بن كليب الجَرْمي قال: حدثني أبي قال: حاصَرْنا تَوَّجَ وعلينا رجل من بني سُليم يقال له: مجاشع بن مسعود، قال: فلما أن افتتحناها ـ قال: وعليَّ قميصٌ خَلَق ـ انطلقت إلى قتيل من القتلى الذين قتلنا من العجم، قال: فأخذت قميص بعضِ أولئك القتلى، قال: وعليه الدماء، فغسلته بين أحجار، ودلكتُه حتى أنقيته ولبسته ودخلت القرية، فأخذت إبرة

وقد قال الحافظ في «الفتح» ١٣: ٥٤ أول شرحه لحديث أبي بكرة (٧٠٩٩): «جمع عمر بن شبّة في «كتاب أخبار البصرة» قصة الجمل مطوّلة، وها أنا ألخّصها، وأقتصر على ما أورده بسند صحيح أو حسن، وأبيِّن ما عداه»، فيتعين الرجوع إليه في هذا الباب.

وقد روى البخاري (٣٦٠٨، ٣٦٠٩، ٦٩٣٥، ٧١٢١)، ومسلم ٤: ٢٢١٤ (١٧) عن أبي هريرة رضي الله عنه حديثاً طويلاً، منه قوله صلى الله عليه وسلم: «لا تقوم الساعة حتى تقتتلَ فئتان عظيمتان، وتكونُ بينهما مقتلة عظيمة، ودَعواهما واحدة».

قال الحافظ في شرح الرواية الأولى ٦: ٦١٦، ونحوُه في شرح الرواية الأخيرة ١٣: ٨٥: «المراد بهما ـ بالفئتين ـ مَن كان مع عليّ ومعاوية لمّا تحاربا بصفّين..». وقال ابن كثير في «البداية» ٦: ٢١٩: «وهاتان الفئتان هما أصحاب الجمل وأصحاب صفين، فإنهما جميعاً يدعون إلى الإسلام، وإنما يتنازعون في شيء من أمور الملك، ومراعاة المصالح العائد نفعُها على الأمة والرعايا، وكان ترك القتال أولى من فعله، كما هو مذهب جمهور الصحابة».

٣٨٩١٢ ـ رجاله ثقات، حتى عاصم بن كليب.

ويضحكون ويعجبون، ثم قالوا: والله لو قد التقينا تعاطينا الحقَّ، قال: فكأنهم يرون أنهم لا يقتتلون، قال: وخرجتُ بكتاب عليٍّ، فأما أحد الرجلين اللذين كتب إليهما فقبِل الكتاب وأجابه، ودُلِلت على الآخر فتواري، فلو أنهم قالوا: كليب، ما أُذِن لي، فدفعت إليه الكتاب، فقلت: هذا كتاب عليٍّ، وأخبرته أني أخبرته أنك سيد قومك، قال: فأبى أن يقبل الكتاب، وقال: لا حاجة لي في السؤدَد اليوم، إنما ساداتكم اليوم شبيه بالأوساخ أو السِّفْلة أو الأدعياء، وقال: كلِّمْه: لا حاجة لي اليوم في ذلك، وأبى أن يجيبه.

١١ ـ قال: فوالله ما رجعت إلى عليّ حتى إذا العسكران قد تدانيا فاستبَّتْ عِبدانهم، فركب القراء الذين مع عليّ حين أطعن القوم، وما وصلتُ إلى عليّ حتى فرغ القوم من قتالهم، دخلت على الأشتر فإذا به جراح ـ قال عاصم: وكان بيننا وبينه قرابة من قِبَل النساء ـ فلما أنْ نظر إلى أبي ـ قال: والبيتُ مملوء من أصحابه ـ قال: يا كليب! إنك أعلم بالبصرة منا، فاذهب فاشترِ لي أفْره جمل تجدُه فيها، قال: فاشتريت من عريفٍ لمَهْرَةَ جَمَلَه بخمس مئة، قال: اذهب به إلى عائشة وقل: يُقرئك ابنك مالكٌ السلامَ، ويقول: خذي هذا الجمل فتبلَّغي عليه مكان جملك، قال: فقالت: لا سلَّم الله عليه، إنه ليس بابني، قال: وأبتْ أن تقبله.

١٢ ـ قال: فرجعت إليه فأخبرته بقولها، قال: فاستوى جالساً ثم حسر عن ساعده، قال: ثم قال: إن عائشة لتلومني على الموت المُميت، إني أقبلت في رِجْرِجة من مَذْحِج، فإذا ابن عتاب قد نزل فعانقني، قال: فقال: اقتلوني ومالكاً، قال: فضربته فسقط سقوطاً أمرداً، قال: ثم وثب إليّ ابن الزبير فقال: اقتلوني ومالكاً ـ وما أحبُّ أنه قال: اقتلوني والأشتر،

کنانة مولی صفیة بنت حیی :امام عجلی نے لکھا: (کنانة مولی صفیة، مدنی تابعی ثقة)

١٥٥٨ – كميل بن زياد ، كوفى تابعى ثقة (١) .

١٥٥٩ – كنانة بن نعيم العدوى ، بصرى تابعى ثقة .

١٥٦٠ – كنانة مولى صفية (٢) ، مدنى تابعى ثقة .

١٥٦١ – كوبة بن سالم ، ثقة .

* * *

١٥٥٨ – ثقة ، رمى بالتشيع من الثالثة ، ٨٢ /س .
التقريب : ٢ /١٣٦ ، التهذيب : ٨ /٤٤٧ .

١٥٥٩ – ثقة ، من الرابعة /م د س .
التقريب : ٢ /١٣٧ ، التهذيب : ٨ /٤٤٩ .

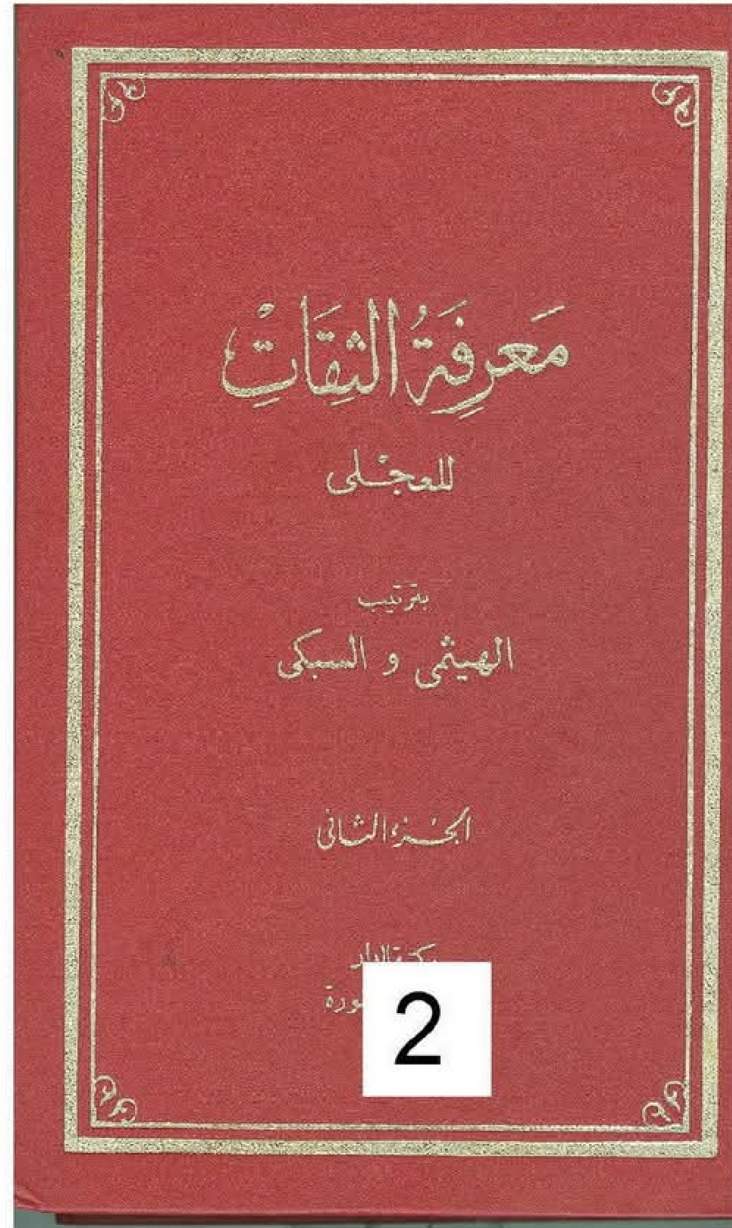
١٥٦٠ – يقال اسم أبيه نبيه . مقبول ، من الثالثة /بخ ت .
التقريب : ٢ /١٣٧ ، التهذيب : ٨ /٤٤٩ ولم يذكر قول العجلى فيه ، التحفة اللطيفة : ٣ /٤٣٨ .

١٥٦١ – ينظر من ترجم له .

---

(١) الترجمة ليست فى س .

(٢) كذا فى س وث والتهذيب . وكان فى الأصل : « مولى ضباعة » ولم أجد ترجمة بهذا الاسم . والله أعلم .



کنانة مولی صفية بنت حيي: علامہ نور الدین ہیثمی نے طبرانی الأوسط کی سند کنانةُ مَوْلَى صفيةَ-عن صَفِيَّةَ -زوجِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی سند پر حکم لگایا:(رجالہ ثقات)

٦٣٦٠ – حدثنا محمدُ بنُ عمرٍو : نا أبي : نا حُدَيْجُ بنُ معاويةَ : ثنا كنانةُ مَوْلَى صفيةَ .

عن صَفِيَّةَ – زوجِ النبيِّ ﷺ –، قالت : جَاءَنِي رسولُ اللَّهِ ﷺ في يومٍ ، فقال : « أعِنْدَكِ يا بنتَ حُيي شيءٌ ؟ فإني جَائِعٌ » فقلت : لا واللَّهِ يا رسولَ اللَّهِ ، إلَّا مُدٌّ مِنْ طَحِينٍ ، قال : « فَأَسْخِنِيهِ » . قالت : فَجَعَلْتُهُ في القِدْرِ ، وأَنْضَجْتُهُ ، فقلت : قد نَضَجَ يا رسولَ اللَّهِ : فقال : « أَتَعْلَمِينَ في نِحْيِ(١) بِنْتِ أبي بكرٍ شيئًا ؟ » فقلت : ما أَدْرِي يا رسولَ اللهِ ، قالت : فَذَهَبَ هو بِنَفْسِهِ حتَّى أَتَى بَيْتَها ، فقال : « في نِحْيِكِ(١) يا ابْنَةَ أبي بكرٍ شيءٌ ؟ » قالت : ليسَ فيه إلا قليلٌ ، فجَاءَ به هو بِنَفسِهِ ، فَعَصَرَ حَافَتَهُ في القِدْرِ ، حتى رأيتُ الَّذِي يَخْرُجُ مَوْضِعَ يَدِهِ ، فقال : « بِسْمِ اللَّهِ » ثُمَّ دَعَا(٢) بالبَرَكَةِ ، فقال : « ادْعِي أَخَوَاتِكِ ؛ فَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُنَّ يَجِدْنَ مِثْلَ ما أَجِدُ » ، فَدَعَوْتُهُنَّ ، فأَكَلْنَا حتى شَبِعْنَا ، ثُمَّ جاءَ أبو بكرٍ ، فاسْتَأْذَنَ ، فدخلَ ، ثُمَّ جاءَ عُمرُ ، ثُمَّ جاءَ رجلٌ آخرُ ، قالت : فأَكَلُوا حتى شَبِعُوا ، وفَضَلَ عنهم .

* لم يُرْوَ هذا ا ... خالدٍ .

٦٣٦١ – حدث ... ، عن

عمارةَ بنِ غَزِيَّةَ ، ...

عن أنسِ بنِ مال ... صَبِيٌّ .

* لم يَرْوِ هذا ا ... غَزِيَّةَ ،

تفرَّدَ به : ابنُ لهيعةَ ...

٦٣٦٢ – حد ... يوبَ ،

عن محمدِ بنِ سيرين ...

عن أبي هريرةَ ... ه مُتَلَقٍّ

فابْتَاعَ فَصَاحِبُ الس...

* لم يَرْوِ هذا ...

٦٣٦٣ – حد ... ونسَ ،

كهيئتها حين وضعتها، إلا أن فيها آثار أصابع النبي ﷺ(١).

رواه الطبراني في الأوسط، ورجاله ثقات.

١٤١٢٥ – وَعَن صفية زوج النَّبي ﷺ قَالَتْ: جَاءَ رَسُول الله ﷺ فِي يَوْم، فَقَالَ: «أعندك شَيْء يا بنت حيي؟ فَإِنِّي جَايع؟»، فَقُلْتُ: لا والله يا رَسُول الله، إلا مدين من طحين، قَالَ: «فاسخنيه»، قَالَتْ: فجعلته في القدر وأنضجته، فَقُلْتُ: قد نضج يا رَسُول الله فَقَالَ: «أتعلمين في نحي بنت أبي بكر شيء»، فَقُلْتُ: مَا أدرى يا رَسُول الله، قَالَ: فذهب هُوَ بنفسه حَتَّى أتى بيتها، فَقَالَ: «في نحيك يا بنت أبي بكر شيء»؟ فَقَالَتْ: لَيْسَ فِيهِ شَيْء إلا قليل، فَجَاءَ بِهِ هُوَ بنفسه، فعصر حافتيه في القدر حَتَّى رأيت الَّذِي يخرج فوضع يده، فَقَالَ: «بسم الله، ادعى أخواتك، فإني أعلم أنهن يجدن مثل مَا أجد»، فدعوتهن فأكلنا حَتَّى شبعنا، ثُمَّ جَاءَ أبو بكر فدخل، ثُمَّ جَاءَ عمر فدخل، ثُمَّ جَاءَ رَجُل، قَالَ: فأكلوا حَتَّى شبعوا، وفضل عنهم(٢).

رواه الطبراني في الأوسط، وَفِيهِ جدع بن معاوية، وقد وثق عَلى ضعفه، وبقية رجاله ثقات.

١٤١٢٦ – وَعَن أم أَنَسِ بْنِ مَالك، قَالَتْ: كانت لنا شاة فجمعت من سمنها فِي عكة فملأت العكة، ثُمَّ بعثت بها ... رَسُول الله ﷺ يأتدم بها، فانطلقت ربيبة ح... ل الله عكة سمن بعثت بها إليك أم سليم، ... فعت إِلَيْهَا، فانطلقت فجاءت أم سليم فرأت ... ة أليس قد أمرتك أن تنطلقي إِلى رَسُول الل... طلقي فسلى رَسُول الله ﷺ فانطلقت أم سلي... بعثت إليك معها بعكة فيها سمن، فَقَالَ: «قد... ثك بالهدى ودين الحق إنها لممتلئة تقطر سمن... إن كَانَ الله

(١) أخرجه الطبراني في الأوسط برق... بن سعد إلا جعفر بن عبد الله بن الحكم، ولا... د إلا حفص بن عمر الإمام، تفرد به: إسحاق ...

(٢) أخرجه الطبراني في الأوسط برقم (٦٣٦٠)، وقال: لم يرو هذا الحديث عن صفية إلا بهذا الإسناد، تفرد به: عمرو بن خالد.

كـنـانة مولى صفية بنت حيي: حاکم نیساپوری نے هـاشم بن سعيد، عن كنانة عن صفية قالت: کی سند پر حکم لگایا: (هـذا هديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه) اور ساتھ میں ذہبی نے تلخیص میں موافقت کرتے ہوئے لکھا: (قـال فـى التـلـخيـص: صـحـيـح)

المثنى، ثنا عفان، ثنا شعبة، عن عطاء بن السائب، عن أبيه، عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: رأيت النبي ﷺ يعقد التسبيح.

رواه الأعمش عن عطاء بن السائب.

٢٠٠٦ / ٢٠٦ ـ أخبرناه أبو الطيب محمد بن أحمد بن الحسن الحيري ثنا محمد بن عبد الوهاب الفراء ثنا علي بن عثام بن علي العامري ثنا أبي ثنا الأعمش عن عطاء بن السائب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: رأيت النبي ﷺ يعقد التسبيح.

٢٠٠٧ / ٢٠٧ ـ أخبرناه أزهر بن أحمد المنادي ببغداد، ثنا عبد الملك بن محمد الرقاشي، ثنا عبد الله بن داود الخريبي، ثنا هانىء بن عثمان، عن حميضة بنت ياسر، عن جدتها يسيرة رضي الله عنها وكانت إحدى المهاجرات قالت: قال رسول الله ﷺ: «عليكن بالتسبيح والتهليل والتقديس ولا تغفلن فتنسين التوحيد وأعقدن بالأنامل فإنهن مسؤولات ومستنطقات».

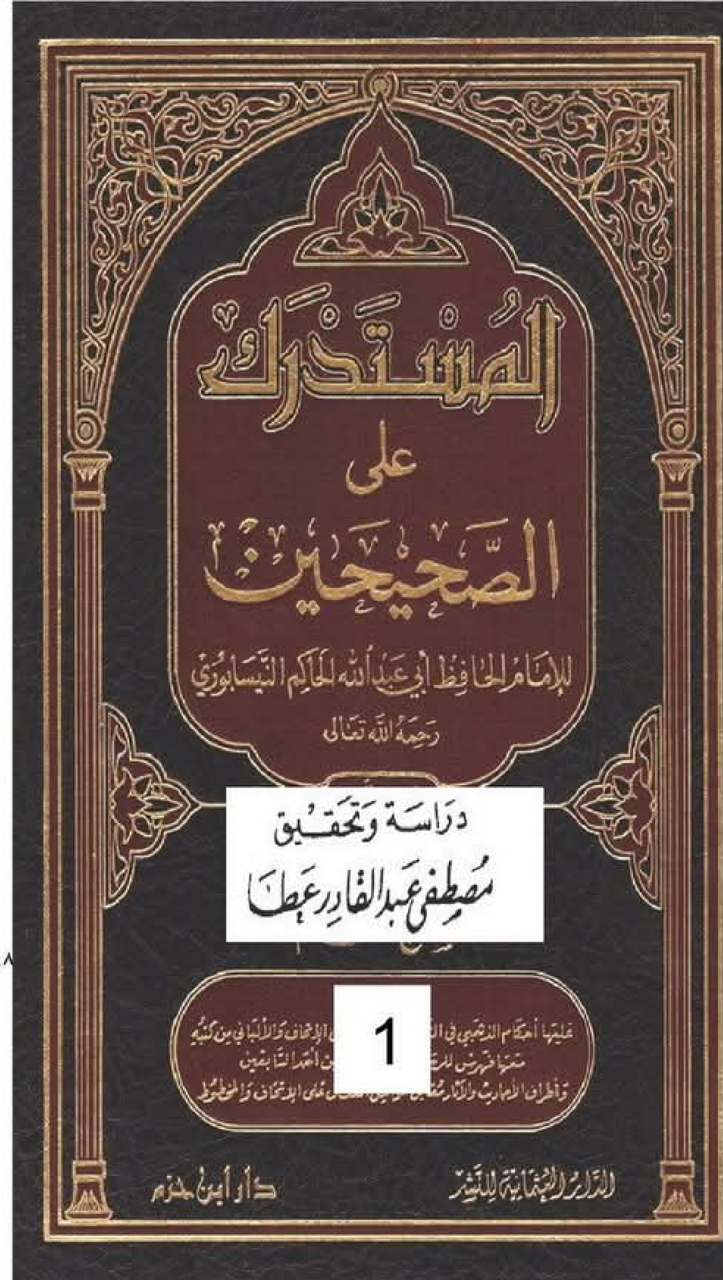
٢٠٠٨ / ٢٠٨ ـ حدثنا علي بن حمشاد العدل، ثنا هشام بن علي السدوسي، ثنا شاذ بن فياض، ثنا هاشم بن سعيد، عن كنانة، عن صفية رضي الله عنها قالت: دخل علي رسول الله ﷺ وبين يدي أربعة آلاف نواة أسبح بهن فقال: يا بنت حيي ما هذا؟ قلت أسبح بهن قال: قد سبحت منذ قمت على رأسك أكثر من هذا قلت: علمني يا رسول الله قال: قولي سبحان الله عدد ما خلق من شيء.

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وله شاهد من حديث المصريين بإسناد أصح من هذا.

١/٥٤٨ ٢٠٠٩ / ٢٠٩ ـ حدثناه إسماعيل بن أحمد الجرجاني، ثنا محمد بن الحسن بن / قتيبة العسقلاني، ثنا حرملة بن يحيى، أنبأ ابن وهب، أخبرني عمرو بن الحارث: أن سعيد بن أبي هلال حدثه، عن عائشة بنت سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، عن أبيها: أنه دخل

٢٠٠٦ ـ انظر رقم (٢٠٠٥).
٢٠٠٧ ـ قال في التلخيص: صحيح.
٢٠٠٨ ـ قال في التلخيص: صحيح.
٢٠٠٩ ـ قال في التلخيص: صحيح.



﴿ كنانة[1] ﴾ مولى صفية بنت حي، أدرك عثمان بن عفان و شهد قتله، روى عنه زهير بن معاوية و هاشم بن سعيد، و قد سمع صفية بنت حي.

﴿ كنانة[1] ﴾ مولى صفية بنت حي ، أدرك عثمان بن عفان و شهد قتله، روى عنه زهير بن معاوية و هاشم بن سعيد ، و قد سمع صفية بنت حي .

﴿ كنانة[2] ﴾ بن العباس بن مرداس السلمي ، يروى عن أبيه ، روى عنه ابنه .

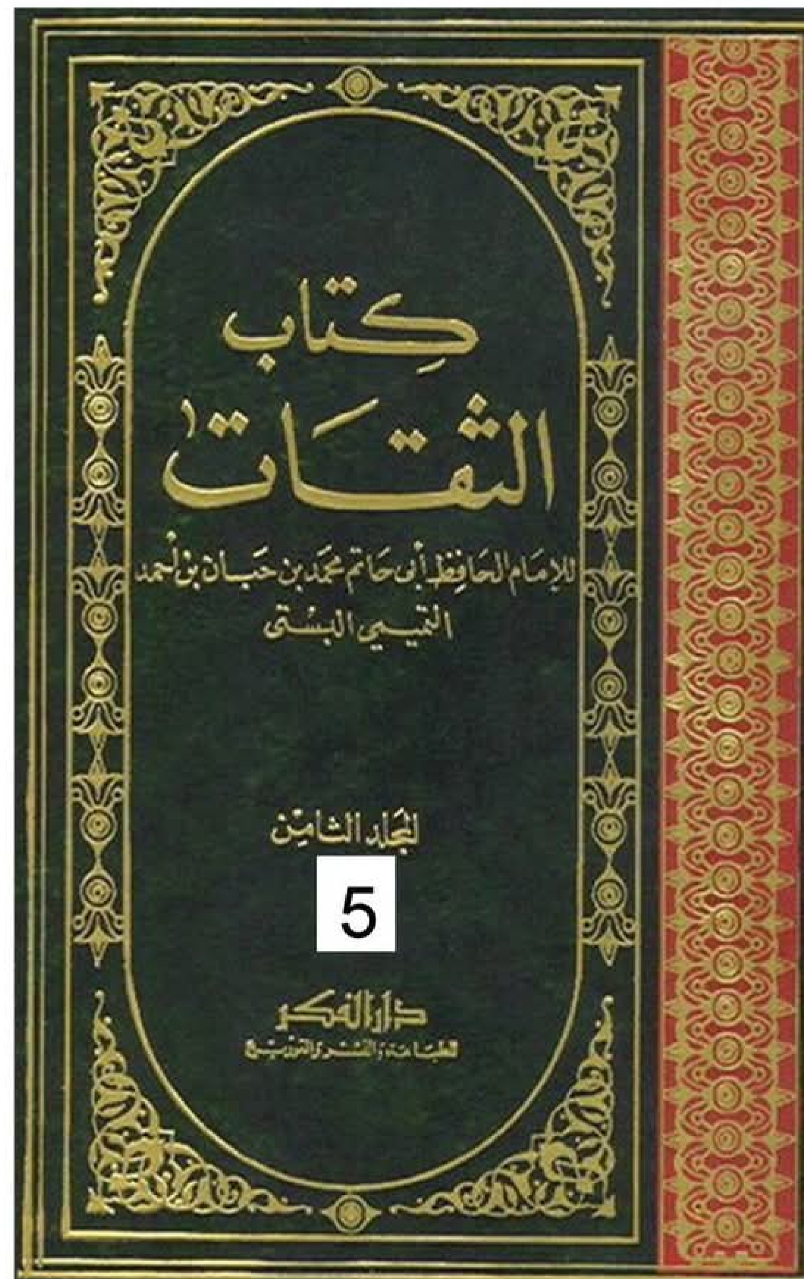
﴿ كريب[3] ﴾ بن أبي مسلم الهاشمي ، مولى ابن عباس ، كنيته أبو رشدين ، [4] و هو والد رشدين بن كريب[4] ، يروى عن ابن عباس و معاوية ، روى عنه عمرو بن دينار و سلمة بن كهيل و سالم بن أبي الجعد و ابناه [5] رشدين و محمد[5] ، مات سنة ثمان و تسعين .

﴿ كريب[3] ﴾ بن سليم الكندي الاموي[6] ، يروى عن أمه و هي بنت [7] خالد بن[7] سعيد بن العاص ، امرأة الزبير بن العوام و لها صحبة ، روى عنه الجراح ابن الضحاك ، [ثنا[8] إسحاق بن سليمان قال[9] ثنا الجراح بن الضحاك عن كريب الكندي عن أمه امرأة الزبير أنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه و سلم إذا حم الزبير أمرنا أن نبردله الماء ثم نصب عليه ـ[10]] .

﴿ كريب[3] ﴾ بن ابرهة ، كنيته أبو رشدين ، يروى عن حذيفة بن اليمان و أبي الدرداء ، روى عنه [11] سليم بن عتر[11] و الشاميون .

---

(١) له ترجمة في التاريخ الكبير ٤/١ / ٢٣٧ (٢) له ترجمة في التاريخ الكبير ٤/١/٢٣٦ (٣) له ترجمة في التاريخ الكبير ٤/١/٢٣١ (٤ ـ ٤) سقطت من ظ . (٥ ـ ٥) و في ظ : محمد و رشدين (٦) ليس في ظ و م (٧ ـ ٧) من ظ و م ، و في الأصل: خالة ـ مصحف (٨) و في ظ: حدثنا (٩) ليس في ظ (١٠) ما بين الحاجزين من ظ و م (١١-١١) من التاريخ الكبير، و في الأصل: سليم بن عامر، و في ظ و م : سليمان بن عامر ـ كذا .



کنانۃ مولی صفیۃ بنت حییؓ: حافظ ابن حجر نے ابن سعد کی کنانۃ مولی صفیۃ کی سند سے مالک الاشتر کی امی صفیہ کی توہین والی روایت پر حکم لگایا (وأخرج أبْنُ سَعْدٍ أيضاً بسند حسن عن كنانة)، پھر تقریب میں انکا دفاع کرتے ہوئے لکھا: (ضعَّفَه الأَزدي بلا حُجَّة) الازدی نے بغیر کسی دلیل کے انکو ضعیف قرار دیا ہے، اور وہ چوتھے طبقے کے مقبول راوی ہیں (مقبول، من الثالثة)۔ چوتھے طبقہ کے بارے میں مقدمہ میں انکی وضاحت ہیں (الثالثة: مَن أفِرِدَ بصفة: كثقة، أو متقن، أو ثَبْت، أو عَدْل)

لم أحبه منذ ... فأنا أصلها، ثم قالت للجارية: ما ... ت حرة.

وأخرج ... اجتمع نساءُ النبي ﷺ في مرضه الذي ت... حيّي: إني والله يا نبيّ الله لوددت أن الذ... س. فقلن: مِنْ أي شيء؟ فقال: من تغا...

روت ص... ها كنانة ومولاها الأخر يزيد بن معتب... ن عبد الله بن الحارث بن مسلم بن صفو...

قيل: ما... بن منده، وهو غلط؛ فإنه علي بن الحسي...

وقال الو...

وقد أخرج ... بسندٍ فيه الواقدي قالت: أنا إحدى النسوة اللاتي زَفَفْنَ صفيةَ إلى رسول الله ﷺ، فسمعتها تقول: ما بلغت سبع عشرة سنة يوم دخلتُ على رسول الله ﷺ. قال: وتُوفيت صفية سنة اثنتين وخمسين في خلافة معاوية.

وأخرج أبْنُ سَعْدٍ أيضاً بسند حسن عن كنانة مولى صفية، قال: قدمت بصفية بغلة لترد عن عثمان، فلقينا الأشتر فضرب وَجْه البغلة، فقالت: رُدُّوني لا يفضحني. قال: ثم وضعت حسناً بين منزلها ومنزل عثمان، فكانت تنقلُ إليه الطعام والماء.

١١٤٠٨ ـ صفية بنت الخطاب أخت[1] عُمر.

تقدم نسبها في ترجمة عمر؛ ذكرها الدَّارَقُطْنِيُّ في كتاب «الإخوة»[2] وقال: تزوّجها سفيان بن عبد الأسد، فولدت له الأسود.

وقد تقدم في قدامة بن مظعون أنه تزوّجها، واستدركها أبو علي الغساني، وقال: ذكرها أبو عمر في قدامة ولم يفردها.

١١٤٠٩ ـ صفية بنت الزبير بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمية.

(١) أسد الغابة: ت (٧٠٦٤)، الاستيعاب: ت (٣٤٥٣).

(٢) في أ: الآخرة.

٥٦٦٤ ـ كُليب الجُهَني، أو الحضرمي: صحابيٌ قليلُ الحديث. د.

٥٦٦٥ ـ كُمَيْل، بالتصغير، بن زياد بن نَهِيك النَّخَعي: ثقةٌ رُمِيَ بالتشيُّع، من الثانية، مات سنة اثنتين وثمانين. س.

٥٦٦٦ ـ كَنَّاز، بتشديد النون وآخره زاي، ابن الحُصَين بن يَرْبوع الغَنَوي، أبو مَرْثَد، بفتح الميم وسكون الراء بعدها مثلثة: صحابيٌ بَدْرِي، مشهور بكنيته، مات سنة اثنتي عشرة من الهجرة. م د ت س.

٥٦٦٧ ـ كِنَانَة بن العبّاس بن مِرْداس السُّلَمي: مجهولٌ، من الثالثة. د ق.

٥٦٦٨ ـ كنانة بن نُعَيْم العَدَوي، أبو بكرٍ البصري: ثقةٌ، من الرابعة. م د س.

٥٦٦٩ ـ كنانة، مولى صَفِية، يقال: اسمُ أبيه نُبَيه: مقبولٌ، ضعَّفَه الأزدي بلا حُجَّة، من الثالثة. بخ ت

• ... (٣٨٩٢)، فقال بعد أن ذكر هذا ال... كوفي عنه، عن صفية بنت حيي ... ه من حديث صفية إلا من حديث ... . وهاشم وإن كان ضعيفاً لكنه تو... مغلس الباهلي قد رواه عن كنانة أ...

... حسن البصري: ثقةٌ، من الخامس...

... عثمان البصري، اللؤلؤي: صدوقٌ...

مع ضبط ما يُشْكِل من ذلك بالحروف، ثم صِفَتَه التي يختصُ بها من جرح أو تعديل، ثم التعريفَ بعصر كل راوٍ منهم، بحيث يكون قائماً مقامَ ما حذفتُه من ذِكر شيوخه والرُّواة عنه، إلا مَن لا يُؤمن لَبْسُه. و باعتبار ما ذكرتُ، انحصر لي الكلامُ على أحوالهم في اثنتي عَشْرَة مرتبةً، وحَصْرُ طبقاتهم في اثنتي عَشْرَة طبقة. فأما المراتب:

فأولها: الصَّحابةُ، فأُصرِّح بذلك لشرفهم.

الثانية: مَنْ أُكِّدَ مدحه، إمَّا: بأفْعل: كأوثقِ الناس، أو بتكرير الصفة لفظاً: كثقة ثقة، أو معنى: كثقة حافظ.

الثالثة: مَن أُفرِدَ بصفة: كثقة، أو متقن، أو ثَبْت، أو عَدْل.

الرابعة: من قَصُرَ عن درجة الثالثة قليلاً، وإليه الإشارة: بصَدُوق، أو لا بأس به، أو ليس به بأس.

الخامسة: من قَصُرَ عن الرابعة قليلاً، وإليه الإشارة: بصَدُوق سيِّء الحفظ، أو صدوق يَهِم، أو له أوهام، أو يُخطِيء، أو تَغَيَّر بأخَرة. ويلتحقُ بذلك من رُمِيَ بنوع من البِدْعة، كالتَّ... الداعيةِ من غيره.

السادسة: مَن ليـ... حديثُه من أجله، وإليه الإشارة بـ...

السابعة: مَن رَوَ... مستور، أو مجهول الحال.

الثامنة: مَن لم يو... لم يُفسَّر، وإليه الإشارة بلفظ: ...

التاسعة: مَن لم ... مجهول.

العاشرة: من لم ... بمتروك، أو متروك الحديث، أ...

الحادية عشرة: ...

الثانية عشرة: مَن أطلق عليه اسمُ الكذب، والوضع.

امام احمد ابن حنبل اور مالک الاشتر النخعی: امام ابوبکر الخلال (متوفی ۳۱۱ھ) ثقہ نے اپنے شیخ محمد بن علی بن شعیب السمسار (متوفی ۲۹۰ھ) (ثقہ) سے انہوں نے اپنے شیخ مھنا بن یحییٰ الشامی (ثقہ) سے انہوں نے امام احمد سے مالک الاشتر سے حدیث لینے کے بارے میں سوال کیا تو جواب دیا: (لا) اور عبداللہ بن الکوأ کوفی کے بارے میں بھی فرمایا کہ اس سے بھی حدیث نہیں لی جائیگی۔ (عبداللہ بن الکواء کے بارے میں ذہبی نے لکھا کہ یہ خوارجیوں کا سردار تھا، پس مالک الاشتر اور ابن الکواء دونوں کے بارے میں ایک ساتھ سوال کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونوں ابن حنبل کے مطابق متروک تھے)

— ٤٧٤ —

بعبد الله بن أبي مُليكة ، ثم قال النسائي : حجاج عندنا أثبتُ من ابن وهب . وقال ابن المديني : قي... : رأيته سنة اثنتين وعشرين ومائة...

وقد ذكر البخا...

وفى مسند أحمد ... عبد الله ـ رجل من قريش ـ أنه سمع ... السهمى لا يُعرف إلا من رواية ابن جُ... [لا ، بل هو حجّة ، وهو راوى ... ماهى لعبد الله ابن كثير الرازى المقر...

٤٥٢٢ — عبد... . وعنه على بن الجعد . واهٍ . وهو ... كر ماله عن نافع عن ابن عُمر ـ مرفوعاً ...

قال أبو زُرعةَ : هو ضعيف ، وضرب على حديثه.[1] [قال أبو النضر : حدثنا أبو كرز الفهرى ، حدثنا نافع ، عن ابن عمر ، قال : لا تذهب الدنيا حتى يكثر أولاد الجن من نسائكم][1] .

٤٥٢٣ — عبد الله بن كُليب . بصرى . عن يحيي بن يعمر . مجهول / .

٤٥٢٤ — عبْد الله بن كنانة بن العباس/ بن مرداس الأسلمى[2] [د ، ق]. عن أبيه ، عن جده فى الدّعاء عشية عرفة لأمته . وعنه عبد القاهر بن السرى فقط .

قال البخارى : لم يصح حديثه .

٤٥٢٥ — عبد الله بن الكواء . من رءوس الخوارج .

٤٥٢٦ — عبد الله بن كيسان الزُّهرى [ت] مولاهم . عن عبد الله بن شدّاد ابن الهادِ . وعنه موسى بن يعقوب الزَّمعى فقط . وذكره ابن حبان فى ثقاته .

(١) ليس فى س ، خ . وهو فى هـ ، ل ـ عن الميزان (٢) خ : السلمى .

ميزان الاعتدال في نقد الرجال

2

كفى الله أمة محمد شره ، والله إني لأحسب أن للناس منه يوماً[1] عصيباً[2] .

٨٣٧ ـ وأخبرني محمد بن علي قال : ثنا مهنى ودفع إلى عبد الله بن أحمد سمع مهنى قال : سألت أحمد عن مالك الأشتر[3] يروى عنه الحديث ؟ قال : لا ، وسألته عن عبد الله بن الكوا[4] ؟ قال : كوفي ، قلت : يروى عنه الحديث ؟ قال : لا[5] .

٨٣٨ ـ وأخبرني محمد بن علي قال: ثنا الأثرم[6] قال: وذكر أبو عبد الله/ بن الكوّاء في حديث فقال: أبو الكواء ؟ قال : نعم هو أبو الكواء وهو ابن الكواء[5] .

وأخبرني محمد بن علي قال : ثنا صالح[7] قال : قال أبي : أبو الكواء اسمه عبد الله بن الكواء[5] .

٨٣٩ ـ أخبرني محمد بن علي قال : ثنا مهنى قال : سألت أحمد عن طلحة بن عبيد الله من قتله ؟ قال : يقولون مروان[8] ، قلت : كيف ؟ قال إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال : نظر مروان إلى طلحة بن عبيد الله يوم الجمل فقال : لا اطلب بثاري بعد اليوم ، قال : فرمى بسهم فقتله ، قلت من يقول هذا ؟ فقال : وكيع عن

(١) في الأصل :يوم عصيب .
(٢) إسناده : حسن .وفيه بيان فراسة عمر رضي الله عنه .
(٣) مالك بن الحارث : ذكر ابن حجر سؤال مهنى وقال : ولم يرد أحمد بذلك تضعيفه وإنما نفى أن تكون له رواية . تهذيب التهذيب ١٠/١٢ .
(٤) البشكري ، من رؤوس الخوارج ، وتقدمت ترجمته (٣٤٩) .
(٥) إسناده صحيح .
(٦) أحمد بن هاني .
(٧) ابن أحمد بن حنبل .
(٨) ابن الحكم .

٥١٧

سلسلة كتب السنة والاعتقاد (١٠-١١)

السنة

تصنيف
الإمام أبي بكر أحمد بن محمد بن هارون الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ رحمه الله

ويليه
١- نصوص مفقودة من كتاب «السنة»
٢- كتاب «الرد على الزنادقة والجهمية فيما شكت من متشابه القرآن» للإمام أحمد بن حنبل رحمه الله
٣- جزء من كتاب «السنة» لغلام الخلال ٣٦٣هـ رحمه الله

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

3

امام أبونعیم الأصبهانی (متوفی ۴۳۰ھ) نے لکھا: (بعده على استخلاف عثمان بن عفانؓ وأرضاه) اسکے بعد عثمان بن عفان کی خلافت پر اللہ ان سے راضی اور خوش ہوں۔ (وشهد له بها في غير مجلس مع إخباره أنه و أصحابه عند ظهور الفتنه على الهدى) اور انکے ساتھی فتنہ کے وقت ہدایت پر تھے (وأن مخالفيه على ضلال) اور انکے مخالفین گمراہ تھے۔ (قائدهم الأشتر فى اخوانه من أهل الجهل و الغى من أهل الكوفة من قائل عبس،أول قوم أحدثوا انتهكوا حرمة المدينه و أحدثوا فيها فباء وابلغة رسول اللهﷺ) اور ان گمراہ کا سردار الاشتر نخعی تھا، اور اسکے ساتھی اہل جہل میں سے اور کوفہ کے غلط لوگوں میں سے تھے یعنی قبائل عبس وہ پہلے لوگ تھے جنہونے شہر کی حرمت کو پامال کیا اور اسمین بدعت جاری کی تو رسول اللہﷺ کی ان پر لعنت ہو۔

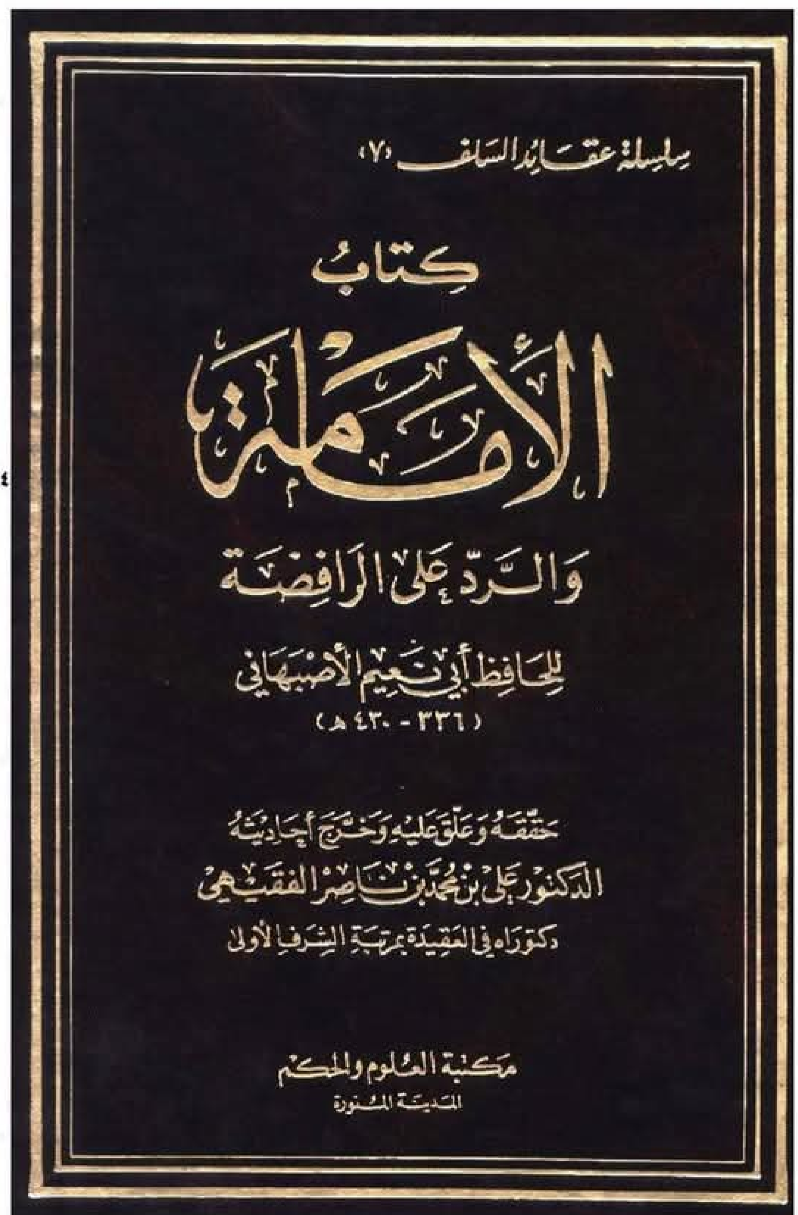
واعز نصره فعاد إلى الإسلام من ارتد مهيناً ذليلاً، وقتل من قتل منهم مخذولاً مخزيّاً، فعبدت العرب رَبَّها تعالى في أيامه لا تشرك به شيئاً. ثم قبض الله تعالى أبا بكر طاهراً زكيّاً حميداً رفيعاً درجته محموداً سيرته رحمة الله ورضوانه عليه.

ثم استخلف عمر بن الخطاب رضي الله عنه وأرضاه بعده، لم يختلف فيه من المسلمين إثنان، ولا انتطح فيه عنزان، كلمتهم واحدة وأيديهم على أعدائهم باسطة، وأحكامهم على من خالفهم نافذة، آمنين مطمئنين يقاتلون العجم ويسبونهم، فأعز الله الإسلام به، ومصرَّ الأمصار، وفتح به الفتوح وأذل به الطغاة والكفرة وأغنى به المؤمنين البررة، ثم قبضه الله عزّ وجلّ إليه شهيداً فعليه رحمة الله تعالى ورضوانه.

٢/٤ ثم اجتمع أصحاب رسول الله ﷺ بعده عُلى استخلاف عثمان بن عفان رضي الله عنه وأرضاه، من غير اختلاف ولا تنزع، مُكِّنَ له في الأرض، فتح الله تعالى به أقاص الأرض، فَنَعِمَ المؤمنون في أيامه لرأفته بهم، وخزي في ديارهم الكفار لغلظته عليهم، حتى أتته الشهادة التي بشره الله تعالى بها على لسان رسول الله ﷺ وشهد له بها في غير مجلس مع إخباره أنه وأصحابه عند ظهور الفتنة على الهدى، وأن مخالفيه على ضلال، وذلك عند ظهور من حرم صحبة رسول الله ﷺ، واجترؤا على حرمة من صحبه، بتأويله ورأيه وسيفه في الإفساد والتفرقة بين المسلمين، رأس الفتنة وقادة الأباطيل يرون أنهم أفضل ممن اختاره الله لصحبة الرسول ﷺ وإقامة الدين، من أهل مصر، لا أهل بدر، قائدهم الأشتر[1] في إخوانه من أهل الجهل والغي من أهل الكوفة من قبائل عبس، أول قوم أحدثوا وانتهكوا حرمة المدينة وأحدثوا فيها فباءوا بلعنة رسول الله ﷺ، وهو:

٦٥ - ١٦٦ - ما حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن ثنا عبد الله بن

(١) الأشتر هو مالك بن الحارث بن عبد يغوث بن سلمة النخعي الملقب بالأشتر مخضرم، نزل الكوفة بعد أن شهد اليرموك وغيرها، ولاه علي مصر، فمات قبل أن يدخلها سنة سبع وثلاثين. /س تقريب ٢ / ٢٢٤.



حضرت علیؓ کے آس پاس کے لوگوں کا عثمان کو سب کرنا اور جواب میں علیؓ کی عثمانؓ کے بارے میں بہترین رائے۔

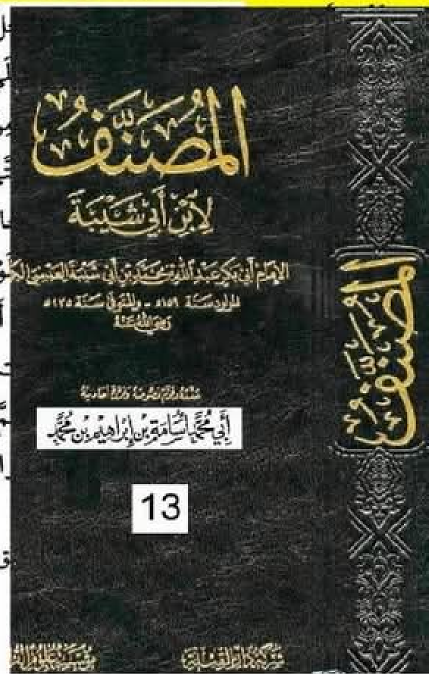
۔امام اُبوبکر ابن اُبی شیبہ العبسی (ثقہ حافظ) نے اپنے شیخ اُبواُسامہ، حماد بن اُسامۃ القرشی (ثقہ ثبت) سے، انہوں نے اپنے شیخ العلاء بن منہال الغنوی الکوفی (ثقہ، ابوزرعہ الرازی، عجلی، ابن حبان) سے انہوں نے عاصم بن کلیب الجرمی (ثقہ) سے انہوں نے اپنے والد کلیب بن شھاب الجرمی، الکوفی، (ثقہ) سے، انہوں نے فرمایا: محمد بن حاطب الجمحی صحابی رسول (متوفی ۷۴ھ) نے حضرت علیؓ سے پوچھا میری قوم کے لوگ عثمانؓ کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اور علیؓ کے آس پاس کے لوگ (قال: فسبَّه الذين حوله) تو انہیں برا بھلا کہہ رہے تھے مگر علیؓ کی پیشانی سے ناپسندیدگی کا اظہار ہو رہا تھا (قال: فرأيت جبين عليّ يرشَح كراهيةً لما يجيئون به) بوجہ ان لوگوں کے برا بھلا کہنے کے۔ پھر علیؓ نے فرمایا: (فقال علي: أخبِرهم أنَّ قولي في عثمان أحسنُ القول، إن عثمان كان من الذين أمنوا و عملوا الصالحات ثم اتقوا و آمنوا ثم اتقوا و أحسنوا و اللّٰه يحب المحسنين) تم عثمانؓ کے بارے میں میری سب سے اچھی بات ان کو بتا دینا کہ وہ اہل ایمان میں سے تھا، نیک اعمال کرنے والا تھا، اللہ سے ڈرنے والے تھے، اور حسن سلوک کرنے والے تھے اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

كِتَابُ الجَمَلِ(١)

وصل الله على سيدنا محمد وآله

١- فِي مَسِيرِ عَائِشَةَ وَعَلِيٍّ [وَ] طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ

٣٨٧٧١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي العلاءُ بْنُ المِنْهَالِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ
بْنُ كُلَيْبٍ الجَرْمِيُّ قَالَ ... لٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ
يُقَالُ لَهُ: مُجَاشِعُ بْنُ ... لَيَّ قَمِيصٌ خَلِقٌ
انْطَلَقْت إِلَىٰ قَتِيلٍ مِنْ ... مِنْ قَمِيصِ بَعْضِ
أُولَئِكَ القَتْلَىٰ قَالَ: وَ ... تَّىٰ أَنْقَيْته وَلَبِسْته
وَأَدْخَلْته القَرْيَةَ، فَأَخَذْ ... اشِعٌ، فَقَالَ: يَا
أَيُّهَا النَّاسُ، لاَ تَغْلُو ... كَانَ مِخْيَطًا،
فَانْطَلَقْت إِلَىٰ ذَلِكَ ... أَفْتُقُهُ حَتَّىٰ والله
يَا بُنَيَّ جَعَلْت أَخْرِقُ ... [بالخيوط](٢)
وَالإِبْرَةُ وَالْقَمِيصُ ... ثُمَّ مَا ذَهَبْت مِنْ
الدُّنْيَا حَتَّىٰ رَأَيْتهمْ يَغُ ... ا: [نَصِيبنا] مِنْ



(١) ثبت عنوان الكتاب ... ق جاء فيه: [يتلوه كتاب الجمل]، و...
(٢) زيادة من (د)، و(و...

قلت: فلان، قال: فسيدُ بني قدامة؟ قال: قلت: فلان، لآخر، قال: هل أنت مُبلِغُهما كتابين مني؟ قال: قلت: نعم.

٨ ـ قال: ألا تبايعون؟ قال: فبايع الشيخان اللذان معي، قال: وأضَبَّ قوم كانوا عنده، قال: وقال أبي بيده ـ فقبضها وحركها ـ: كأن فيهم خِفَّةً! قال: فجعلوا يقولون: بايعْ، بايعْ، قال: وقد أكل السجود وجوههم، قال: فقال عليٌّ للقوم: دعوا الرجل، فقال أبي: إنما بعثني قومي رائداً وسأُنهي إليهم ما رأيتُ، فإن بايعوك بايعتك، وإن اعتزلوك اعتزلتك، قال: فقال عليٌّ: أرأيت لو أن قومك بعثوك رائداً فرأيت روضة وغديراً فقلتَ: يا قوم! النُّجْعَةَ النُّجعة، فأبوا، ما أنتَ منتجعٌ بنفسك؟ قال: فأخذت بإصبَع من أصابعه ثم قلت: نبايعك على أن نطيعك ما أطعتَ الله، فإذا عصيته فلا طاعة لك علينا، فقال: نعم ـ وطوّل بها صوته ـ قال: فضربت على يده.

٩ ـ قال: ثم التفت إلى محمد بن حاطب ـ وكان في ناحية القوم ـ قال: فقال: إما انطلقت إلى قومك بالبصرة فأبلغْهم كتبي وقولي، قال: فتحوّل إليه محمد فقال: إن قومي إذا أتيتُهم يقولون: ما قول صاحبك في عثمان؟ قال: فسبَّه الذين حوله، قال: فرأيت جبين عليّ يرشَح كراهيةً لما يجيئون به، قال: فقال محمد: أيها الناس! كُفُّوا، فوالله ما إياكم أسأل، ولا عنكم أسئل، قال: فقال عليٌّ: أخبِرهم أنَّ قولي في عثمان أحسنُ القول، إن عثمان كان من الذين ﴿آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا وأحسنوا والله يحب المحسنين﴾.

١٠ ـ قال: قال أبي: فلم أبرحْ حتى قدم عليٌّ أهل الكوفة، فلما جعلوا يلقوني فيقولون: أتَرى إخواننا من أهل البصرة يقاتلوننا؟ قال:

حضرت علیؓ کا امیر المومنین عثمان غنی کے قاتلوں پر لعنت کرنا: محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا جنگ جمل کی شام مدینہ سے چیخ کی آواز سنی، تو خبر آئی کہ ام المومنین عائشہؓ (فأخبره أنه وجد أم المؤمنين عائشةؓ واقفةً بالمِربْد تلعن قتلة عثمان) عثمان کے قاتلوں پر لعنت کر رہی ہیں۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا: (فقال علي: لعن الله قتلة عثمان في السهل، والجبل، و البر و البحر) لعنت ہو عثمانؓ کے قاتلوں پر وہ چاہے نرم زمین میں ہوں، یا پہاڑوں میں، خشکی میں ہوں، یا تری میں۔ (رجال ثقہ)

٢٦٨ ٣٨٩٤٨ ـ حدثنا يزيد بن هارون قال: أخبرنا أبو مالك الأشجعي، عن سالم بن أبي الجعد، عن محمد ابن الحنفية قال: كنا في الشِّعب فكنا ننتقص عثمان، فلما كان ذاتَ يوم أفرطْنا، فالتفتُّ إلى عبد الله بن عباس فقلت له: يا أبا عباس! تذكر عشية الجمل؟ أنا عن يمين عليّ، وأنت عن شماله، إذْ سمعنا الصيحة من قِبَل المدينة؟ قال: فقال ابن عباس: نعم، التي بعث بها فلان بن فلان، فأخبره أنه وجد أم المؤمنين عائشة واقفةً بالمِربْد تلعن قتلة عثمان، فقال عليّ: لعن الله قتلة عثمان في السهل والجبل، والبر والبحر، أنا عن يمين عليّ وهذا عن شماله، قال: فسمعته من فِيه إلى فِيّ، وابنُ عباس، فوالله ما عِبت عثمان إلى يومي هذا.

٣٨٩٤٩ ـ حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا أبو ضرار زيد بن عصن الضبيّ ـ إمامُ مسجد بني هلال ـ قال: حدثنا خالد بن مجاهد بن حيان الضبي، من بني مَبذول، عن ابن عم له يقال له: تميم بن ذُهْل الضبي، قال: إني يوم الجمل آخذٌ بركاب عليّ أجْهَد معه وأنا أرى أنّا في الجنة، وهو يتصفّح القتلى، فمرّ برجل أعجبتْه هيئته وهو مقتول، فقال: من يعرف هذا؟ قلت: هذا فلان الضبي، وهذا ابنه، حتى عددت سبعةً

٣٨٩٤٨ ـ رجاله ثقات.

والخبر مطولاً عند ابن عساكر ٣٩: ٤٥٥ ـ ٤٥٦، ومختصراً عند نعيم بن حماد (٤٤٨)، وأحمد في «فضائل الصحابة» (٧٣٣)، ثلاثتهم من طريق أبي معاوية، عن أبي مالك، به.

٣٨٩٤٩ ـ أبو ضرار وشيخه: لم أر لهما ذكراً. وزيد بن عصن: من ر، ف، ت، م وفي ع، ش: بن عصر، وتميم بن ذهل: ذكره ابن حبان في «الثقات» ٤ : ٨٨.

